عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۵ — شمارہ ٦

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

عالم اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

غزوۂ احد

نواب کالاباغ کے قتل میں خفیہ ہاتھ کس کا تھا؟

عشق کے ہیں انداز نرالے

مرزا قادیانی اصل میں کیا تھا؟

کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کا انکشاف

اِک عید پر مرزا طاہر رو پڑے خوشخبری نہ ملی۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

جناب اخگر زبیدی

سنبل و شمع کہوں، بلبل و پروانہ کہوں
میرا دل ہے کہ تجھے زینتِ کاشانہ کہوں

کوکبِ قسمتِ اسلام، لقب ہے تیرا
مئے ایماں کا تجھے شیشہ و پیمانہ کہوں،

گوہرِ درجِ شرف، لعلِ بدخشانِ عرب
گنبدِ سبزِ نبیؐ کو، تیرا کاشانہ کہوں

سمجھوں گا مژگاں کو اگر پنجۂ مرجانِ ارم !
سلکِ دنداں کو تیرے سبحۂ صد دانہ کہوں

ماند پڑ جائیں جہاں، شمس و قمر کی کرنیں،
تیرے جلوہ کو وہاں جلوۂ تابانہ کہوں،

بسکہ توہین ہے گر، نقشِ قدم کو تیرے
تختِ جمشید کہوں، مسندِ شاہانہ کہوں

تجھ کو طوبائے بہشتِ نبویؐ کہتے ہیں !
کیوں تجھے سینۂ مُسلم کی تمنا نہ کہوں

تیریؓ الفت سے ہو معمور تو آباد ہے دل
تیرے بدخواہ کے سینے کو میں ویرانہ کہوں

دشمنِ دینِ محمدؐ پہ جو بھیجوں نفریں
کیوں نہ پھر شاتمِ فاروقؓ کو دیوانہ کہوں

کھول کر رکھ دیا سب، سطوتِ باطل کا بھرم
فتح و نصرت کو ترا، عزمِ دلیرانہ کہوں

تو ہے خورشید ترا مطلع روشن ہے حجاز
رہبرِ دیں ہے تو، گو میں کہوں یا نہ کہوں

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفلِ ما باز آئی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۶

۱۱ر تا ۱۷ر جولائی ۱۹۸۶ء

مطابق

۳ر تا ۹ر ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ

زیرسرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی،

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۲۱

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند — بھارت
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف — برما
- حضرت مولانا محمد یونس — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید الانگار — فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر طوج
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی،	
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

کلیدی عہدوں پر فائز چند قادیانی افسروں و عہدوں کی فہرست

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کے دوسرے پیشوا مرزا محمود نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی نہ ہوں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی مثلاً موٹے موٹے محکموں میں فوج ہے پولیس ہے۔ ایڈمنسٹریشن ہے۔ ریلوے ہے۔ فنانس ہے اکاؤنٹس ہے۔ کسٹمز ہے۔ انجینئرنگ ہے یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں۔ جن کے ذریعے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرا سکتی ہے۔ اور پیسے بھی اس طرح کمائے جا سکتے ہیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں۔ اور ہر طرح ہماری آواز پہنچ سکے۔ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء چنانچہ جب ہم مرزا محمود کی ہدایت کی روشنی میں مذکورہ بالا محکموں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ہر اہم پوسٹ پر ایک قادیانی افسر نظر آئے گا۔ جیسا کہ ذیل میں دیئے گئے افسروں کے ناموں اور عہدوں سے ظاہر ہے (اگر کوئی نام غلطی سے لکھا گیا ہو تو ہم افسر مذکور کی طرف سے اس کی تردید شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بشیر الدین احمد ڈائریکٹر جنرل فنانس منصور الحق ملک ڈی جی T.&.T. D.G. ۔ اعجاز آصف کنٹرولر ڈی ڈی امین الدین احمد خان C.D ہیلتھ اسلام آباد۔ الیاس بشیر کارگو منیجر پی آئی اے راولپنڈی مسز صدیقہ C.H کالج اسلام آباد۔ لطیف احمد ڈپٹی انجینئرنگ ایڈوائزر رسول گریڈ ۱۹ منسٹری واٹر پاور، چوہدری عطاء الرحمٰن چیف انجینئر فلڈ گریڈ ۲۰ واٹر پاور اسلام آباد۔ ایم امجد ورک ڈپٹی سیکرٹری ایگریکلچرل اسلام آباد، شفاعت احمد پروگرام آفیسر پی اے آر سی اسلام آباد جی اے مرزا اکاؤنٹنٹ آفیسر پی اے آر سی اسلام آباد۔ ڈاکٹر مظفر احمد ڈائریکٹر پی اے آر سی منیر اختر منیجر ٹورزم اسلام آباد خاقان احمد مرزا ڈائریکٹر فنانس اسلام آباد، خورشید انور مرزا ڈائریکٹر مارکیٹنگ پی آئی اے کراچی، طاہر عارف ترنجانی بنک اسلام آباد، داؤد احمد اور سینیئر اسٹیٹ بنک آف پاکستان اسلام آباد، کوثر احمد اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ ہیلتھ اسلام آباد، بشارت احمد اسسٹنٹ

ہیلتھ اسلام آباد، طیب علی شیخ ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل اسلام آباد، عمل خان ڈائریکٹر ٹی این ٹی T.&.T ریاض احمد ڈپٹی سیکرٹری فنانس اسلام آباد، ڈائریکٹر اسلام الدین ڈائریکٹر اٹامک انرجی اسلام آباد، منیر احمد فرخ ڈائریکٹر T.&.T، سید محمود احمد ڈائریکٹر T.&.T D.G، افضل اسسٹنٹ T.&.T D.G، چوہدری عبدالرشید اسسٹنٹ ڈائریکٹر T.&.T D.G، طارق عزیز اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس حال اسکالر یو کے (U.K)، ایوب خان سی سی ایم اے واہ فیکٹری، کرنل افتخار سی ایچ ایچ راولپنڈی، کنور ادریس ایڈیشنل سیکرٹری منسٹری آف پروڈکشن اسلام آباد، کرنل عبدالحی ڈائریکٹر فنانس لاہور، مرزا مبارک احمد فنانس لاہور، امۃ الحفیظ فنانس حال اسکالر امریکہ، ریحانہ خورشید گرلز ہائی اسکول نمبر ۳ اسلام آباد، کرنل منظور عالم اسلام آباد، جنرل بشیر لاہور، چوہدری فاروق G.D.I.۱۲ (ایم جی او) عبدالمجید آفیسر سیمنٹ فیکٹری ڈنڈوٹ، رفیق احمد ایڈیشنل سیکرٹری فارسٹ اسلام آباد۔ ڈی ایف او

شاہد احمد قادیانی ڈائریکٹر وزارت پٹرولیم کو ترقی دی جا رہی ہے

★★★★★★★★★★★★★

معلوم ہوا ہے کہ شاہد احمد قادیانی ڈائریکٹر وزارت پٹرولیم اسلام آباد کو ترقی دی جا رہی ہے اس کی فائل حکام بالا کے پاس پہنچ چکی ہے۔ یہ ترقی خلاف قاعدہ اور قانون اور دوسرے مسلمان افسروں کی سراسر حق تلفی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر متعلقہ نے بھی اس سلسلہ میں موافقت نہیں کی۔ شاہد احمد قادیانی سے جب اس کے قادیانی ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ وہ قادیانی نہیں بلکہ اس کی ماں قادیانی ہے اور باپ مسلمان ہے۔ حالانکہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو لڑکی دینا حرام ہے۔ اور مسلمان بھی قادیانیوں سے رشتے ناطے کو حرام سمجھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ قادیانی افسر کو ترقی دے کر بحیثیت سکالر بیرون ملک بھیجا جا رہا ہے اور اس ترقی کے پس پردہ بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ اس سے قبل بھی کئی قادیانیوں کو ترقی دے کر بحیثیت سکالر بیرون ملک بھیجا گیا ہے۔ جن میں طارق عزیز اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس حال اسکالر یو کے، امۃ الحفیظ فنانس امریکہ اہل اسلام کا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ شاہد احمد قادیانی کو ترقی نہ دی جائے۔ بلکہ اسے اس کے عہدے سے فوراً برطرف کیا جائے۔

جنگلات پلندری آزاد کشمیر، سہیل احمد ممبر فنانس پی ای آر سی اسلام آباد، ملک عبدالمجید جسٹس ہائی کورٹ مظفر آباد، ملک رؤف ڈپٹی سیکرٹری انڈسٹری حال اسکالر لندن، میجر علیم الدین آزاد کشمیر، کامران مسعود سیکرٹری پاپولیشن اسلام آباد

ضلع بدین میں مرزائیوں کی یلغار
مولانا جمالی کو رہا کیا جائے۔

ضلع بدین میں جب سے تیل کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں مرزائیوں کی للچائی ہوئی نظریں اس ضلع پر لگی ہوئی ہیں اور دھڑا دھڑ اس علاقے میں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ کوسکی گلاڑچی اور بدین میں کافی تعداد میں آباد ہو گئے ہیں۔ کھوسکی میں اور آس پاس کے سارے چکوں میں ریٹائرڈ فوجی اکثر مرزائی ہیں۔ اور مرزائی فوجی اسی علاقے میں زمینیں حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس ضلع میں مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ مسلمانوں کو تنگ کرنا اور ان پر ظلم ڈھانا شروع کر دیا ہے گلاڑچی میں انہوں نے مسلمانوں کے خلاف کامیاب سازشیں کی ہیں۔ مولانا محمد قاسم جمالی خطیب جامع مسجد گلاڑچی کو جیل میں بند کرا دیا اور اسلام کے خلاف نعرے لگا۔ ئے اسلامی ملک میں اسلام کے ساتھ یہ سلوک —

سے شرم سے گڑ جا اگر احساس ترے دل میں ہے

انتظامیہ بھی مرزائیوں کے ساتھ ہے اور وہ ان کی مکمل پشت پناہی کر رہی ہے۔ ہم تمام اہالیان گولارچی انتظامیہ کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ قادیانیت کی پشت پناہی چھوڑ دیں یہ ان کے لئے بہت مہنگی پڑے گی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مولانا جمالی کو رہا کیا جائے اور قادیانیوں کو غنڈہ گردی سے روکا جائے۔

منجانب اہالیان گولارچی (رشید)

مسلمان کو غیر مسلم کی حمایت زیب نہیں دیتی

عمروٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت عمرکوٹ کے مقامی رہنما مولانا محمد ابراہیم مولوی طاہر قاری عبدالرحمٰن شہزاد علی کے کے۔ شہزاد شاہ اور رجیل بابر نے کوئٹہ کے حالیہ واقعات پر سیاستدان بزنجو اور اقبال حمید جنرل سیکرٹری قومی محاذ آزادی کے قادیانی جماعت میں بیان دیتے اور قادیانیوں کو معصوم بے گناہ مظلوم اور بے قصور کہنے پر اپنے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ان حضرات کو سوچ سمجھ کر بیان دینا چاہیئے۔

کارکنان ساہیوال کا انتخابی اجلاس

مدرسہ قاسمیہ چوک موڑ والا ضلع ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کارکنان ساہیوال کا انتخابی اجلاس ہوا جس میں کارکردگی کو زیادہ موثر بنانے کے لیئے درج ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا گیا سرپرست علامہ غلام رسول جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال امیر حضرت مولانا عبدالرشید صاحب راشد خطیب جامعہ عثمانیہ ساہیوال نائب امیر مولانا حافظ سلطان احمد صاحب مدرسہ قاسمیہ ساہیوال مولانا محمد شریف صاحب خطیب جامع مسجد بدر ناظم اعلیٰ مولانا حافظ صاحبزادہ عبدالمجید صاحب چشتی خطیب جامع مدینہ مسجد فرید ٹاؤن، ناظم تبلیغ چوہدری عبداللطیف صاحب فرید ٹاؤن خازن چوہدری مسعود احمد صاحب نین بائین فیکٹری ساہیوال ناظم نشر و اشاعت ریحان احمد مرزا فرید ٹاؤن ساہیوال۔

منزل گاہ سکھر کیس کے سلسلہ میں عالمی مجلس کے راہنماؤں کی صوبہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید غوث علی شاہ سے ملاقات

کراچی، (اسٹاف رپورٹر) سکھر کے مشہور مسجد منزل گاہ بم کیس کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک سات رکنی وفد نے مفتی احمد الرحمٰن کی قیادت میں وزیر اعلیٰ سندھ سے ملاقات کی۔ اس کے ہمراہ وزیر جیل خانہ جات کوڑل شاہ اور وزیر مذہبی امور حافظ محمد تقی بھی شریک تھے۔ دوران ملاقات مفتی احمد الرحمان نے وزیر اعلیٰ سے بم کیس کے قادیانی مجرمان کو سنائی جانے والی پھانسی کی سزا پر جلد از جلد عمل درآمد کرانے پر زور دیا۔

واضح رہے کہ سکھر مسجد منزل گاہ میں عین فجر کی نماز کے دوران قادیانیوں نے ۲۳ مئی ۱۹۸۵ء کو بم پھینکا تھا جس سے دو مسلمان نمازی شہید ہو گئے تھے اور گیارہ زخمی۔ چنانچہ یہ مقدمہ چلا اور کیس ثابت ہونے پر دو قادیانی مجرمان کو فوجی عدالت سے پھانسی کی سزا ہوئی۔ جس کی توثیق صدر نے بھی کر دی ہے۔ مگر تین ماہ گزر جانے کے باوجود اب تک یہ قادیانی تختہ دار پر نہیں چڑھائے گئے۔ جس کے لئے آج یہ وفد وزیر اعلیٰ سے ملا۔ وفد کو وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا، کہ بم کیس کے مجرمان کو جلد پھانسی دی جائے گی۔

وفد میں مفتی احمد الرحمٰن صاحب مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا بشیر احمد سکھر، مولانا اسعد تھانوی، مولانا محمد زکریا، مولانا محمد خیر پور میرس روڈ، محمد عبداللہ رکن مجلس سکھر شامل تھے۔

★ ★ ★

ضیاء صاحب، آخر ہم کب تک صبر کریں گے؛ قمر تبسم

کنری پاک، (نمائندہ ختم نبوت) عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت کے لئے یہاں پر قائم شدہ تنظیم تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان اطلاعات کے سربراہ جناب قمر تبسم نے اپنے ایک اخباری بیان میں صدر محمد ضیاء الحق اور جمہوری وزیراعظم محمد خان جونیجو سے دوبارہ مطالبہ کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ آپ سمیت آپ کی پوری نوکر شاہی کا اولین فرض ہے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں جس قدر گستاخی و بے ادبی آپ کے دورِ حکومت میں ہوئی ہے، شاید ہی کبھی ہوئی ہو۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ پاکستان کے مسلمان نوجوان اتنے بے غیرت نہیں ہیں کہ اپنے نبیؐ کی بے عزتی اپنے ملک میں برداشت کریں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایسے عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی کرے۔

وفاقی وزیر مذہبی کی ہدایت پر فوری عمل کیا جائے

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے صدر عبدالغفار مغل جنرل سیکرٹری الطاف حسین (ڈ ی ح) اطلاعات سیکرٹری قمر تبسم خازن محمد حنیف نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ضلع تھرپارکر کی ضلعی انتظامیہ و تعلقہ انتظامیہ سمیت حکومت کی کوئی بھی ایجنسی وفاقی وزیر مذہبی امور کی اس ہدایت پر قطعاً کان نہیں دھر رہی ہے کہ جس میں کہا گیا تھا کہ قادیانیوں کی تمام عبادت گاہوں، دوکانوں، مکانوں سے کلمہ طیبہ و دیگر قرآنی آیات کے بورڈ وکتبے فوراً اتار دیئے جائیں انہوں نے گورنر سندھ وزیراعلیٰ سندھ اور صوبائی وزیر مذہبی سے پھر مطالبہ کیا ہے کہ وفاقی وزیر مذہبی امور کی ہدایت پر فوراً عمل درآمد کرایا جائے خصوصاً کنری اور اس کے گرد و نواح میں جہاں قادیانی سرعام اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے آرڈی ننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

ابوظہبی میں خطیب قرآن مولانا عبدالکریم شاہ کے لئے فاتحہ خوانی

ابوظہبی، (نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہؓ برائے ابوظہبی ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان، جناب اصغر علی باجوہ، جناب رب نواز شاکر، حاجی لال خان حاجی عبدالرشید۔ جناب محمد شریف۔ حاجی محمد شعیب۔ جناب ظفر علی۔ جناب فقیر محمد خان و دیگر جملہ احباب نے مبلغ اسلام خطیب قرآن وکیل صحابہؓ حضرت مولانا سید عبدالکریم شاہ

اٹلی میں بیس ہزار عیسائیوں نے اسلام قبول کرلیا

لندن سے شائع ہونے والے ہفتہ وار اخبار "العالم" نے ایک مقالہ یورپ میں اسلامی رجحانات کے عنوان سے شائع کیا ہے اس مقالہ میں اٹلی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہاں اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔ "العالم" لکھتا ہے کہ اب اٹلی کے مسلمان روم میں ایک مسجد کی تعمیر کرنے میں سرگرم ہیں، شہر روم میں مسجد بنانا آسان نہیں اور قانونی طور پر اس میں بہت رکاوٹیں ڈالی جاتی رہی ہیں، دس سال کی جدوجہد کے بعد روم کے بلدیہ کے افسروں نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دی ہے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد ایک نومسلم اطالوی ہنرمند نے جس پر کلمہ شہادت کندہ ہے تیار کیا ہے۔ "العالم" کے مطابق یہ کلمہ جو اس کی بنیاد ہے اور ہر مسلمان اور خاص طور سے نئے لاکھوں نومسلموں کے زبان زد ہے۔ آج یورپ میں پھیلنے اور پنپنے کے لئے مناسب میدان پاتا ہے۔

"العالم" کے مقالہ کے دوسرے حصہ میں درج ہے کہ فرانس میں اسلام قبول کرنے والوں کی تازہ موج نے اس ملک کے حکام کو پریشان و فکرمند کر رکھا ہے کیونکہ انہیں ایسے حالات کی بالکل توقع نہیں تھی۔ فرانس میں گزشتہ دس برسوں کے اندر تقریباً ایک ہزار مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور فرانسیسی حکام کی پریشانی کا باعث ان مساجد میں صحافت و سیاست سے وابستہ اعلیٰ افراد کی موجودگی شرکت اخبار کے مطابق یورپ میں نومسلموں کی صحیح تعداد کا معلوم کرنا اس لئے مشکل کام ہے کیونکہ دعوت اسلامی کے مرکز بہت ہیں۔ یورپ میں دعوت اسلامی کے خاص مراکز کو اطالوی مسلمان چلاتے ہیں اور وہ روم، پالرمو اور برتونیا جنیوا میں ہے۔

صاحب آف ڈیرہ غازی خان کے اچانک انتقال پر ملال کی خبر سن کر انتہائی رنج وغم کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت شاہ صاحبؒ عصر حاضر کے ایک عظیم خطیب قاری اور مبلغ تھے جنہوں نے اپنے حسن خطابت اور قرارت سے امت مسلمہ کے قلوب کو منور کیا آپ کی وفات حسرت آیات سے امت مسلمہ کی صفوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے قلع قمع کے لئے بھی بھی بڑی قربانی دی ہیں۔ اس کے علاوہ تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کے لئے آپ کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ آپ گزشتہ سالوں متحدہ عرب امارات کا بھی تبلیغی سفر کر چکے ہیں۔ جہاں ہزاروں فرزندان توحید آپ کی خطابت اور تلاوت سے مستفید ہوئے۔ یہاں مسجد سنٹر ہوٹل میں آپ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی، اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے درجات بلند ہوں

حکمرانوں تمہاری دینی غیرت کہاں سو رہی ہے

عاصمہ قادیانی کے بیان پر شدید رد عمل

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت، تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس سمیت شہر کی دیگر سیاسی، سماجی و فلاحی تنظیموں نے نام نہاد انسانی حقوق اور آزادی نسواں کی علمبردار، عاصمہ جیلانی جو ایک معروف قادیانی وکیل جہانگیر احمد کی اہلیہ ہے کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے پر شدید مذمت کی ہے اور ایسی آزادی پسند عورت کے خلاف سخت ترین کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

بعد ازیں ایک مشترکہ بیان میں مجلس ناظم اعلیٰ جناب ایم۔ عبدالواحد اور یوتھ فورس کے صدر عبدالغفار مغل نے اپنے شدید رد عمل کا اظہار کیا اور کہا کہ حکومت نے عاصمہ قادیانی کے شرمناک بیان کے بعد اس کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کر کے اپنے قادیانی نواز اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کا طرفدار ہونے کا ثبوت دے دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نہ جانے ہمارے مسلمان حکمرانوں کی دینی و قومی غیرت کہاں سو رہی ہے؟

کہوٹہ پر اسرائیل اور بھارت کے حملہ کا خطرہ

یہ خبر روزنامہ جنگ راولپنڈی تاریخ ۲۴/۵/۸۶ کے اداریہ میں چھپی ہے جس کا عنوان یہ تھا کہوٹہ پر بھارت اور اسرائیل کے حملہ کا خطرہ۔ اس سازش میں پکڑے جانے والے پاکستانی پائلٹوں کا تعلق مرزائیوں سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ اداریہ میں جس طرف اشارہ ہے وہ مرزائی ہو سکتا ہے لہٰذا اس کی تحقیقات کرا کر جلد از جلد ملک گیر تحریک مرزائیوں کے خلاف چلائی جائے تاکہ لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو اور وہ ان کا بائیکاٹ کریں۔

بزنجو اور اقبال حیدر اپنی پوزیشن واضح کریں

عمرکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت عمرکوٹ کے مقامی رہنما شہزاد شاہ جمیل بابر عمران شاہ زاہد علی اور شہزاد علی قائم خانی نے پی این پی کے رہنما میر غوث بخش بزنجو اور اقبال حیدر جنرل سیکرٹری قومی محاذ آزادی کے اس بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بزنجو اور اقبال حیدر اپنی پوزیشن واضح کریں کیا یہ دونوں حضرات قادیانیت سے تعلق رکھتے ہیں بزنجو نے قادیانیوں کی کی حمایت میں اپنا بیان دے کر مفاد حاصل کرنے کی غلط کوشش کی ہے جب کہ دوسری طرف اس بیان سے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔

قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔ مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے موثر کارروائی کی جائے۔ اور قادیانیوں کے ۸۷-۱۹۸۶ کے بجٹ پروگرام کا فوری نوٹس لیا جائے انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے اور کوئی قادیانی بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا خلاف ورزی کی صورت میں تین سال قید با مشقت اور جرمانہ دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی متعلقہ آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ان کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے لاقانونیت بڑھ رہی ہے انہوں نے کہا کہ آئندہ سال کا انجمن احمدیہ ربوہ کا بجٹ ۲ کروڑ ۲۵ لاکھ ۲۰ ہزار ۱۴۷ روپے کا ہے جس میں سالانہ جلسہ کے لیے ۳۲ لاکھ ۱۵ ہزار روپے اور مذہبی تدریس کی مد میں ۱۰ لاکھ ۵۹ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ اس طرح تحریک جدید کا بجٹ ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ روپے اور وقف جدید کا ۲۵ لاکھ روپے ہے اس طرح تینوں بجٹ ہائے کی رقم ۲۴ کروڑ ۳۱ لاکھ ۴۰ ہزار ۱۴۹ روپے بنتی ہے جو خفیہ اخراجات کئے جائیں گے وہ الگ ہوں گے۔ یہ تمام رقم دہشت گردی، تخریبی کارروائیوں اور قادیانیت پھیلانے پر خرچ کی جائے گی۔

صدائے ختم نبوت

اچھے بیمار ہوئے جس کے سبب ٭ اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

نتھیا گلی میں ۲۲ جون ۱۹۸۶ء کو طبیعیات اور عصری تقاضوں سے متعلق گیارہویں بین الاقوامی سمر کالج میں وزیر اعظم کے ساتھ قادیانی ٹولے کے عالمی نمائندے ڈاکٹر عبدالسلام المعروف عبدالسلام نے بھی خطاب کیا۔ اس نے پاکستانی عوام کی ہمدردی اور حکومت کا مزید قرب حاصل کرنے کی خاطر سمر کالج کے لئے ۱۰ ہزار ڈالر کی امداد کا اعلان بھی کیا ——— ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں ہم کئی مرتبہ حکومت کو متوجہ کر چکے ہیں کہ یہ ناقابل اعتبار شخص ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام کا بدترین دشمن اور نبی کریم رحمتہ للعٰلمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ٹولے قادیانیوں کا عالمی مبلغ و نمائندہ ہے اس کو اتنی پذیرائی نہ بخشی جائے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت اور اس کے کارندے اس کو برابر پذیرائی بخشتے جا رہے ہیں۔ گیارہویں بین الاقوامی سمر کالج میں اس مغربی استعمار کے اول انعام یافتہ اور اسرائیلی ایجنٹ کو شرکت کی دعوت دے کر اس کی اہمیت کو مزید چار چاند لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اہمیت دینے کی ابتدا صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے کی جنہوں نے سامراجی انعام نوبل پرائز ملنے پر اس قومی اسمبلی میں اسے استقبالیہ دیا جس اسمبلی نے ۷۴ء میں ڈاکٹر مذکور سمیت اس کی پوری قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں چوہڑے چماروں کی صف میں لا کھڑا کیا تھا اس وقت ڈاکٹر مذکور نے اسمبلی میں دھڑلے سے یہ اعلان کیا کہ وہ پہلا مسلمان سائنسدان ہے جسے نوبل پرائز ملا ہے۔ اس اعلان پر صدر سمیت تمام وزراء منہ میں گھنگنیاں ڈالے بیٹھے رہے اور کسی نے اتنا نہ کہا کہ ڈاکٹر یہ بکواس ہے تو ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ ڈاکٹر مذکور کو اتنی اہمیت دینے پر ملک بھر میں زبردست احتجاج ہوا بعض کالجوں میں تو یہاں تک نوبت پہنچی کہ ڈاکٹر مذکور کے اعزاز میں دیا گیا استقبالیہ منسوخ کرنا پڑا۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی حکمرانوں کی آنکھیں نہیں کھلیں اور وہ برابر اسے اہمیت دیتے چلے جا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اتنی اہمیت دینے کا جو نتیجہ سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ اسے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا سربراہ بنا ڈالا جس سے اس مرتد کو اسلامی ممالک میں آنے جانے کی کھلی چھوٹ مل گئی۔ جس کے ساتھ بطور اردلی یقیناً اور بھی قادیانی آ جا سکیں گے اس طرح قادیانیوں کو پاکستان اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا خوب خوب موقع ملے گا۔ جس کا ملک کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا ہوگا۔

پاکستان اور اہل پاکستان کو پہلے ہی قادیانیوں کے ہاتھوں شدید قسم کے نقصانات اٹھانا پڑے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ان کا ہاتھ تھا۔ ملک کے مختلف محکموں میں جو بگاڑ ہے اس کے ذمہ دار قادیانی ہیں جو چودھری ظفر اللہ کے دور سے ہی کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔ صوبائی اور لسانی تعصبات کے پس پردہ بھی انہیں کی سازشیں کارفرما ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام سمیت کسی بھی قادیانی سے خیر کی توقع رکھنا یا امیدیں وابستہ کرنا ویسا ہی ہے جیسے بقول شاعر ؎

اچھے بیمار ہوئے جس کے سبب ! اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

قادیانی خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، مبلغ ہو یا غیر مبلغ، پڑھا لکھا ہو یا جاہل اپنے امام کی ہدایت کا پابند ہے۔ جب کہ مرزا طاہر نے گزشتہ سال اپنی جماعت کو یہ ہدایت دی تھی:۔

”میں نے یہاں کی انتظامیہ (قادیانی جماعت کی انتظامیہ) کو ہدایت کی تھی کہ وہ دنیا کی ہر (قادیانی) جماعت میں انتہائی زور و شور کے ساتھ اس بات کی منادی کر دے تاکہ پوری دنیا کو پوری طرح آگاہی حاصل ہو سکے کہ پاکستان کی حکومت جو اسلامی حکومت ہونے کی دعویدار ہے وہ کلمہ طیبہ کے

متعلق کیا مؤقف اختیار کر رہی ہے۔ تمام دنیا کو اس بات سے باخبر کیا جائے کہ "کلمہ طیبہ" کی مخالفت اور اس پر حملہ کون کر رہا ہے اور کلمہ طیبہ کا دفاع کون کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ عربوں تک پہنچیں۔ افریقی اور یورپین اور دوسرے ممالک تک اس بات کو پہنچائیں۔۔۔۔۔۔ دشمن سے ہماری جنگ کا یہ انتہائی اہم اور فیصلہ کن مقام ہے۔ یہ آواز دنیا کے کونے کونے میں پہنچنی چاہیئے کہ یہ آخری مقام ہے۔ جہاں دشمن پہنچ چکا ہے اور اس کے اصلی ارادے اب کھل کر سامنے آگئے ہیں اور دنیا پر اس بات کو بے نقاب کیا جائے کہ پاکستان کے حکمران جماعت کی دشمنی میں کس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں وہ کلمہ شریف کے محافظ نہیں ہیں بلکہ اس کے دشمن ہیں اور ان شیطانی لوگوں کے گروہ میں شامل ہیں۔ جو اسلام کے بنیادی اعتقاد پر حملہ آور ہیں۔ جس کا وہ اپنے عمل سے اظہار کر رہے ہیں ان کی اس حرکت کو دنیا کے تمام حصوں میں بے نقاب ہونا چاہیئے"

(پیغام مرزا طاہر منقول از ماہی مشکوٰۃ قادیان بھارت مئی ۱۹۸۵ء)

کیا مرزا طاہر کے اس بیان کے بعد یہ گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ ڈاکٹر مذکور اپنے پیشوا کی ہدایت پر عمل نہیں کرے گا۔ یقیناً کرے گا۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا صدر جنرل محمد ضیاء الحق کلمہ کے دشمن ہیں؟ کیا وزیراعظم جونیجو کلمہ کے دشمن ہیں؟ کیا تمام وزراء ان کے مشیر کلمہ کے دشمن ہیں؟ اور کیا جو شخص صحیح العقیدہ مسلمان ہو وہ کلمہ دشمن ہو سکتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ تو پھر جن کے حکومت پاکستان کے بارے اتنے خطرناک عزائم ہوں اور وہ عربوں، یورپ اور دوسرے ممالک میں قادیانیت دشمنی کو کلمہ دشمنی قرار دے رہے ہوں، پوری دنیا میں جھوٹا اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کر رہے ہوں تو کیا ایسے میں کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے کہ کسی قادیانی کو پذیرائی بخشی جائے اور اسے خواہ مخواہ اہمیت دی جائے۔ خدارا سوچیں تو سہی کہ آخر وہ کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں؟

قادیانی امت مسلمہ کے متفقہ فیصلے اور فتوے کے مطابق کافر اور مرتد ہیں۔ ملکی قوانین کے تحت بھی وہ کافر قرار پا چکے ہیں۔ انہیں اپنی نام نہاد عبادت گاہوں کا نام مسجد رکھنے کا کوئی حق نہیں۔ وہ مساجد نہیں بیت الشیاطین ہیں، بیت الارتداد ہیں، بیت الکفر ہیں، بیت الضلالہ ہیں ان پر کلمہ طیبہ لکھنا کلمہ طیبہ کی توہین ہے۔ وہ کلمہ طیبہ کی آڑ میں ایک طرف اگر اپنے کفر کو چھپانا چاہتے ہیں تو دوسری طرف وہ مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اس لئے ان کفر کے اڈوں سے کلمہ طیبہ کو بنا کر محفوظ کر لیا جائے بلکہ ان کفر کے مراکز کو گرا کر ان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے —— اگر تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے مقابلے میں منافقوں کی تعمیر کردہ مسجد ضرار کو گروا سکتے ہیں تو ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں کی نام نہاد مسجدوں کو بھی گرا دینا چاہیئے۔ بالفرض اگر حکومت ان نام نہاد مسجدوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہونے کی وجہ سے ہچکچاتی ہے تو ہمارے نزدیک اس کا بہترین حل یہ ہے کہ انہیں بحق سرکار ضبط کر کے مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اس جگہ کو پاک صاف کر کے انہیں مساجد میں تبدیل کر دیں —— پوری دنیا میں قادیانیوں کی طرف سے پاکستان کو بدنام کرنے کا یہ بہترین توڑ اور بہترین علاج ہے۔

مالدیپ کے صدر کا مستحسن اقدام

یہ خبر ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہو چکی ہے کہ مالدیپ کے صدر نے قادیانی مبلغ کو اس کی ملک اور اسلام دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے اپنے ملک سے نکال دیا۔ مالدیپ ایک چھوٹی سی مسلم مملکت ہے جس کے صدر نے یہ انتہائی جرأت مندانہ قدم اٹھایا ہے کہ اپنے ملک سے قادیانی مبلغ کو نکل جانے کا حکم دیا۔ ورنہ آج تو یہ حالت ہے کہ بعض مسلم ملکوں نے ڈاکٹر عبد السلام جیسے مرتد کو اپنے ملک میں آنے کی کھلی اجازت دے رکھی ہے۔ یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کہ ڈاکٹر مذکور قادیانیوں کا عالمی مبلغ اور نمائندہ ہے۔ اور تو اور سعودی عرب جیسے عظیم مرکز اسلام میں جہاں قادیانیوں کو حج کے بہانے تک داخل ہونے کی اجازت نہیں وہاں ڈاکٹر مذکور بلا روک ٹوک داخل ہو سکتا ہے۔ ہم اس مسئلہ میں نرا سعودی عرب کو بھی قصور دار نہیں سمجھتے اس میں بھی زیادہ قصور ہماری حکومت پاکستان کا ہے۔ اول سامراجی انعام نوبل پرائز ملنے پر حکومت پاکستان خصوصاً جنرل ضیاء الحق صاحب نے ڈاکٹر مذکور کی حد سے زیادہ تعظیم و توقیر کر کے اسے اسلامی ملکوں کے قریب کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے اسلامی فاؤنڈیشن کا سربراہ بنا کر اسے پانچ کروڑ ڈالر کا فنڈ بھی مہیا کر دیا ہے جو سائنس فاؤنڈیشن پر کم فتنہ قادیانیت

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ
اِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَيِّاٰتِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(البقرہ، ع ۳۷)

صدقات کو اگر تم ظاہر کر کے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر ان کو چھپکے سے فقیروں کو دیدو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ تمہارے کچھ گناہ معاف کر دینگے اور اللہ جل شانہٗ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(البقرہ ۳۸ع)

جو لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں رات دن پوشیدہ اور کھلم کھلا ان کے لیے ان کے رب کے پاس اس کا ثواب ہے اور قیامت کے دن نہ ان کو کوئی خوف ہوگا نہ وہ مغموم ہونگے

ف: ان دونوں آیتوں میں صدقہ کو چھپا کر دینا اور کھلم کھلا ظاہر کر کے دینا، دونوں طریقوں کی تعریف کی گئی ہے اور بہت سی احادیث اور قرآن پاک کی آیات میں ریا کی یعنی دکھلاوے کے لیے کام کرنے کی برائی اور اس کو شرک بتایا ہے اور ثواب کو ضائع کر دینے والا، بلکہ گناہ کو لازم کر دینے والا بتایا ہے، اس لیے پہلے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دکھلاوا اور چیز ہے، اور یہ ضروری نہیں کہ جو کام کھلم کھلا کیا جائے وہ ریا ہی ہو، بلکہ ریا یہ ہے کہ اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے واسطے اپنی شہرت کے واسطے اپنا کمال ظاہر کرنے اور عزت حاصل کرنے کے واسطے کوئی کام کیا جائے تو وہ ریا ہے۔

اور جو اللہ جل شانہٗ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے یا اللہ کی خوشنودی کسی مصلحت سے اعلان ہی میں ہو تو وہ ریا نہیں ہے اس کے بعد ہر عمل بالخصوص صدقہ میں افضل یہی ہے کہ وہ اخفا کے ساتھ کیا جائے کہ اس میں ریا کا احتمال بھی نہیں رہتا اور صدقے لینے والے کی ذلت اور اذیت سے بھی امن ہے اور یہ بھی مصلحت ہے کہ اس وقت اگرچہ ریا نہ ہو لیکن جب عام طور سے لوگوں میں سخاوت مشہور ہونے لگے تو عجب اور خود بینی پیدا ہونے کا احتمال ہے، اور یہ بھی ہے کہ لوگوں میں اگر شہرت ہوگی تو پھر بہت سے لوگ سوالات سے پریشان کرنے لگیں گے اور اپنے مالدار ہونے کی شہرت سے دنیوی نقصانات کئی قسم کے پیدا ہونے لگیں گے حکومت کے ٹیکس، چوروں کی نگاہیں، حاسدوں کی دشمنی، امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ صدقہ کا مخفی طور سے دینا ریا اور شہرت سے زیادہ بعید ہے اور حضورؐ کا ارشاد بھی نقل کیا گیا ہے کہ افضل صدقہ کسی تنگدست کا اپنی کوشش سے کسی نادار کو چپکے سے دے دینا ہے اور جو شخص اپنے صدقہ کا تذکرہ کرتا ہے وہ اپنی شہرت کا طالب ہے اور جو مجمع میں دیتا ہے وہ ریاکار ہے۔

پہلے بزرگ اخفا میں اتنی کوشش کرتے تھے کہ وہ یہ بھی نہیں پسند کرتے تھے کہ فقیر کو بھی اس کا علم ہو کہ کس نے دیا ہے اس لیے بعض تو نابینا فقیروں کو تلاش کر دیتے تھے اور بعض سوتے ہوئے کی جیب میں ڈال دیتے تھے اور بعض کسی دوسرے کے ذریعے دلاتے کہ فقیر کو پتہ نہ چلے اور اس کو جتا نہ دے، بہرحال اگر شہرت اور ریا مقصود ہے تو نیکی برباد گناہ لازم ہے۔

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ جہاں شہرت مقصود ہوگی وہ عمل بے کار ہو جائے گا اس لیے کہ زکوٰۃ کا وجوب مال کی محبت کو زائل کرنے کے واسطے ہے اور حبِ جاہ کا مرض لوگوں میں حبِ مال سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور آخرت میں دونوں ہی ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں لیکن بخل کی صفت تو قبر میں بچھو کی صورت میں مسلط ہوتی ہے اور ریا اور شہرت کی صفت اژدہا کی صورت میں منتقل ہو جاتی ہے (احیاء العلوم)

ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کی برائی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ انگلیوں سے اس کی طرف کیا جانے لگے دینی امور میں اشارہ ہو یا دنیوی امور میں حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی شہرت کو پسند کرتا ہو، اس نے اللہ تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ نہیں کیا، ایوب سختیانیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ جل شانہٗ سے سچائی کا معاملہ کرتا ہے، اس کو یہ پسند ہوا کرتا ہے کہ کوئی اس کا گھر بھی نہ جانے کہ کہاں ہے (احیاء العلوم) حضرت عمرؓ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت معاذؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کیوں رو رہے ہو حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ

باقی ص۲۶ پر

اسلام اور ہماری زندگی

بیوی کے فرائض کیا ہیں

سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد ہے اگر غیر اللہ کے آگے سجدہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرتی۔ (ترمذی)

حدیث مبارک سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں خاوند کی اطاعت کس قدر ضروری ہے۔ آپ نے دوسری جگہ فرمایا "تین شخص ہیں جن کی نہ تو نماز ہی قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے۔ ۱۔ بھگوڑا یہاں تک کہ اپنے آقا کے پاس واپس آ جائے۔

۲۔ وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناخوش ہو

۳۔ بے ہوش آدمی یہاں تک کہ ہوش میں نہ آ جائے"۔ (بیہقی)

اسلام میں بیوی کو لازم ہے کہ شوہر کی آبرو کی حفاظت کرے۔ دل سے خاوند کی قدر کرے مرد کوئی حکم دے تو فوراً اطاعت کرے۔ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں نہ آنے دے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے افضل عورت وہی ہے جو مرد کی اطاعت کرے۔ جب مرد اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے۔ اسلامی نقطہ نظر سے شوہر کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اسلام میں تین دن سے زیادہ سوگ منانے کی اجازت نہیں مگر بیوی خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگوار رہتی ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس۔

اسلام میں خاوند اور بیوی کے درمیان نہایت گہرا ربط ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا گہرا رشتہ ہوگا کہ خدا نے فرمایا کہ عورت مرد کا لباس ہے، اور مرد عورت کا۔ اتنا مضبوط رشتہ ہونے کے باوجود آج معاشرے میں بے چینی، بے سکونی اور بے اطمینانی اس درجے تک کیوں پہنچ چکی ہے؟ پھر میاں بیوی میں اختلاف کیوں؟

دراصل جب کوئی چیز اپنے مرکز سے دور ہو جاتی ہے تو مرکز کے اثرات اس پر کم ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دائرہ سے وہ چیز نکل کر کسی دوسرے دائرے اور مدار میں گر جاتی ہے۔ ہمارا مرکز اسلام اور صرف اسلام ہے۔ مگر ہم اس حد تک دنیاوی چکروں میں گھر گئے ہیں کہ یہ سوچنے کی فرصت ہی نہیں کہ ہمارا مرکز کدھر اور کہاں ہے؟

اس جدید ترقی یافتہ دور میں انسان کو دو (CHAILENGES) مقابلوں کا سامنا ہے اور وہ ہیں (NEEDS) ضروریات اور (WISHES) خواہشات۔

ضروریات (NEEDS) زندگی پورا کرنا عبادت ہے۔ جائز اور حلال ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ روزی تلاش کرو اور اپنے اہل و عیال کے رزق کا بندوبست کرو۔ رزق حلال عبادت ہے۔ مگر دوسری جانب خواہشات (WISHES) ضروریات سے تصادم کرتی ہیں۔ خواہشات کی تکمیل کے لئے انسان رزق حلال سے ہٹ کر دوسری جانب جھک جاتا ہے۔ جبکہ بہر حال خدا اجازت نہیں دیتا کہ آپ خواہشات کی تکمیل کے لئے رشوت۔ دھوکہ اور دغابازی کریں۔ اور کسی دوسرے شخص کے حق پر ڈاکہ ڈالیں۔

انسان کی ضروریات (NEEDS) محدود (LIMITED) ہیں مگر خواہشات (WISHES) لامحدود (UNLIMITED) ہیں۔

آئیں اپنے آپ سے یہ عہد کریں کہ ہم اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ بیوی کا یہ اولین فرض ہے کہ ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لئے خاوند پر وہ دباؤ ڈال سکتی ہے۔ مگر خواہشات کی تکمیل کے لئے اس پر دباؤ نہ ڈالیں۔ گھر میں بیوی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ میاں بیوی اگر اسلام کے طے کردہ اصولوں (PRINCIPLES) کے مطابق زندگی بسر کریں تو نہ طلاق پر نوبت آتی ہے اور نہ ہی خانگی جھگڑوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

وہ گھر جنت سے کم نہیں۔ جہاں میاں بیوی مطمئن اور پُرسکون ہوں۔ خدا ہی توفیق دے۔ آمین

مرتد کی شرعی سزا نافذ کیجئے

عشق کے ہیں انداز نرالے

محمد اقبال حیدر آباد

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

(آلِ عمران)

ترجمہ :۔ کہہ دو اگر اللہ کی محبت رکھتے ہو، تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے محبت کی کسوٹی اتباع اور فرمانبرداری ہے۔ آج محبت کا دعویٰ موجود ہے۔ لیکن اتباع ناپید ہے۔ دعویٰ تو محبتِ رسولؐ کا کرے، سیرتِ رسولؐ سے عشق جتلائے، مگر شادی بیاہ موت میں رسمیں ہندوؤں کی اپنائے۔ یہ سیرتِ رسولؐ کے عاشق ہیں؟ نہ نماز نہ روزہ، نہ دین ہے نہ اخلاق ہے، نہ اسلام ہے، نہ اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے احکام کی تعمیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہماری نجات کا واحد راستہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر عمل کیا جائے جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

"جس نے میری سنت سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔"

صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑا، اپنے وطن کو چھوڑا اپنے بیوی بچوں کو چھوڑا، اپنی اسائشوں کو چھوڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا پر فدا تھے۔ اس لئے درجہ دیکھیں، حضرتِ بلالؓ کے وجود کو بھی مٹی لگی ہوئی ہے۔ ابولہب ہاشمی خاندان میں سے ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے ابولہب — خوبصورت چہرہ ہے۔ ابولہب کو ابولہب کہتے اس لئے تھے، لہب کہتے ہیں آگ کے شعلے کو۔ اصلی نام عبدالعزیٰ تھا۔ خوبصورت چہرے والا تھا۔ آگ کی طرح چہرہ بھڑکتا تھا۔ اس لئے اس کو ابولہب کہتے تھے۔

بلال حبشیؓ بھی مٹی کا — یہ کالے رنگ والا، یہ حبش کا رہنے والا۔ توتلی زبان والا، غلام ہے، غریب ہے، مار پڑ رہی ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ اس طرف سے گزرے، اس کے آقا سے کہا کیوں مارتے ہو کہتا ہے رب صرف اللہ ہے؟ کیا تم آزاد کرانا چاہتے ہو اتنی رقم دے دو۔ رقم اتنی مانگ لی، شاید ابوبکر صدیقؓ ادا نہ کر سکیں۔ ابوبکرؓ گھر گئے۔ گھر سے پونجی لے آئے، انبار لگا دیئے۔ ڈھیر لگا دیئے پونجی کے۔ حضرت بلالؓ کو آزاد کرالیا باپ نے پوچھ لیا ابوبکر صدیقؓ سے، کہ بیٹا! کتنے میں غلام خریدا ہے؟ فرمایا اتنے سے، کہا کہ اگر اتنا پیسہ خرچ کرنا تھا۔ اتنی رقم خرچ کرنی تھی تو پھر کوئی تگڑا غلام خرید کر لاتا۔ کوئی خوبصورت غلام ہوتا، کوئی عربی زبان والا غلام ہوتا۔ یہ زخم خوردہ غلام، مار کھا کھا کر چھالے پڑے ہوئے ہیں، سوکھا ہوا غلام، کالے رنگ والا، حبشی زبان والا، توتلی زبان والا غلام خرید کر لیا ہے پیسے اتنے خرچ کر دیئے، صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں، میں نے تو چند ٹھیکریاں دی ہیں۔ جان خریدی ہے۔ الحمدللہ بڑی سستی خریدی ہے۔ اس کی قیمت تو دنیا کی کوئی چیز نہیں بن سکتی۔ سارے جہاں کا خزانہ ایک طرف رکھا جائے۔ ساری دنیا کا سونا چاندی ایک طرف رکھا جائے، پھر بھی بلال حبشیؓ کے ایمان کی قیمت نہیں۔ اس کی قیمت تو اللہ نے جنت بنائی ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کی سیر فرما رہے ہیں۔ آپؐ کے آگے آگے کسی کے قدموں کی کھنکار ہے، جوتوں کی کھنکار ہے، پوچھا یہ کس کی کھنکار ہے؟ آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا۔ جواب ملا۔ آپ کا غلام بلال حبشیؓ، فرمایا کیا وہ جنت میں پہنچ گیا ہے۔ ابھی تو وہ فوت بھی نہیں ہوا ہے اور معراج میرے علاوہ کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ جواب ملا۔ غلام کے کی گلیوں میں چلتا ہے، چلتا تو مکے کی گلیوں میں ہے اس کے قدموں کی کھنکار بہشت میں آتی ہے۔ ابولہب بھی مٹی کا بنا ہوا ہے۔ بلالؓ بھی مٹی کا بنا ہوا ہے، لیکن درجہ جُدا جُدا مت کہو سارے برابر ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغی کے اور اطاعت گزار کے درجے جدا جدا ہیں۔ غلام احمد قادیانی باغی ہے، نافرمان ہے۔ مرتد ہے اس لئے جہنمی ہے

غزوۂ اُحد

جس جنگ میں ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔

مدینہ طیبہ سے جنوب میں تقریباً دو میل پر یہ پہاڑ واقع ہے۔ شوال ۳ھ میں اسی پہاڑ پر وہ اہم غزوہ ہوا جس کو غزوۂ اُحد کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے اول مسلمانوں کو کامیاب فرمایا لیکن مسلمانوں نے اپنی ہی غلطی سے اس کو شکست سے بدل دیا۔

واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ بدر میں جو زخم قریش کو لگ چکا تھا وہ ابھی تک ہرا تھا۔ حتیٰ کہ ابوسفیان عہد کر چکا تھا۔ کہ اس وقت تک غسل نہ کروں گا۔ اور نہ لباس تبدیل کروں گا جب تک بدر کے مردوں کا بدلہ مسلمانوں سے نہ لوں۔ اور ایک ابوسفیان ہی نہیں تمام چھوٹے اور بڑے اسی دھن میں تھے کہ مسلمانوں سے بدر کا انتقام لیا جائے عورتیں نوحہ کرتی تھیں اور مردوں کو غیرت دلاتی تھیں کہ تمہاری یہ زندگی لعنت ہے تاوقتیکہ تم اپنے عزیزوں کا بدلہ نہ لے لو۔

غرض انتقام و غضب کی پوری عرصے سے دلوں میں اٹھ رہی تھیں انہوں نے کام کیا اور مکہ اور اس کے قرب و جوار میں تمام قبائل کو دعوت جنگ دی گئی جس کا اثر یہ ہوا۔ کہ تین ہزار سے زائد لشکر جرار ابوسفیان کی سرداری میں مسلمانوں کو نابود کرنے کے لئے نکلا اور اُحد کے سامنے پہنچ گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب یہ حال معلوم ہوا۔ تو آپ بھی ایک ہزار جماعت کے ساتھ مقابلہ کو نکلے لیکن مسلمانوں کی جماعت میں تین سو منافق بھی شریک تھے جن کی سیادت منافقوں کے سردار عبداللہ ابن ابی ابن سلول کے ہاتھ میں تھی۔

یہ جماعت مسلمانوں کے ساتھ اس لئے نکلی تھی۔ کہ درمیان میں پہنچ کر لشکر اسلام سے علیحدہ ہو جائیں گے تاکہ کمزور دل مسلمانوں پر اس کا اثر پڑے اور وہ اپنی جماعت کی کمی کو محسوس کر کے جنگ سے انکار کر دے اور اس طرح مکہ والوں کو فتح اور مسلمانوں کو شکست ہو جائے یہ وہ خفیہ سازش تھی جو عرصے سے منافقین اور قریش مکہ کے درمیان طے شدہ تھی آخر یہی ہوا کہ راستہ ہی سے یہ تین سو کی جماعت لشکر اسلام سے علیحدہ ہو کر مدینہ واپس آ گئی مگر فدا کاران اسلام پہ اس کا ذرہ برابر بھی اثر نہ ہوا۔ اور ان فدایان اسلام کے قلوب پر اس منافقت کا اثر ہو بھی کیا سکتا تھا جن کے بچوں میں اسلام کی جاں نثاری کا جذبہ اس درجہ موجزن تھا کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر نکل کر لشکر کا جائزہ لیا ہے تو بچوں کو واپس کر دینے کا حکم فرمایا۔ رافع بن خدیج جو ابھی نوعمر لڑکے تھے یہ دیکھ کر ایڑیوں کے بل کھڑے ہو گئے تاکہ وہ قد کے اعتبار سے نوجوانوں میں شمار ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ صادق کو پورا کر سکیں ان کی یہ ترکیب چل گئی اور ان کو بھی داخل لشکر کر لیا گیا اسکے بعد سمرہ بن جندب کی باری آئی تو یہ نوعمر لڑکے تھے شامل نہ کئے گئے اور واپس جانے کا حکم ملا۔ اس پر سمرہ رونے لگے۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو رافع کو پچھاڑ دیتا ہوں جب اسکو آپ نے داخل کر لیا تو مجھ کو کیوں شامل نہیں کیا جاتا چنانچہ دونوں کی کشتی کرائی گئی تو واقعی سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا اس پر وہ بھی شامل کر لئے گئے۔

بہر حال آپ نے لشکر اسلام کو اس طرح مرتب فرمایا کہ اول اُحد کو پس پشت لے کر تمام لشکر کی صف بندی فرمائی، اس کے بعد آپ نے پچاس تیر اندازوں کی ایک جماعت۔ کو حضرت عبداللہ ابن جبیر کی سیادت میں پہاڑ کے ایک درہ پر بیٹھ جانے کا حکم فرمایا کہ خواہ ہماری فتح ہو یا شکست تم اس درہ کو نہ چھوڑنا۔

جب دونوں جماعتیں برسرپیکار ہوئیں تو تھوڑی ہی دیر میں خدا کی مدد نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور کفار کا لشکر درہم برہم ہو کر بھاگنے لگا تیر اندازوں نے جب دیکھا کہ کفار نے راہ فرار اختیار کی اور مسلمان کامیاب ہوئے تو مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے درہ چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے ہر چند ان کے سردار عبداللہ بن جبیر نے ان کو منع کیا لیکن انہوں نے فتح کی خوشی میں کوئی پرواہ نہ کی۔

خالد بن ولید نے "جو ابھی تک اسلام نہ لائے تھے اور ان کی تلوار حمایت قریش میں پیش پیش تھی" جب یہ دیکھا کہ تیر اندازوں کی جماعت سے درہ خالی ہے۔ اور درہ سے گزر کر لشکر اسلام پر با آسانی حملہ کیا جا سکتا ہے تو فوراً شکست خوردہ جماعت کو اکٹھا کر کے درہ میں داخل ہو گئے۔

اور مسلمانوں پر اچانک ٹوٹ پڑے مسلمان اس اچانک حملہ سے پریشان ہو گئے اور منتشر ہونے لگے مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جلیل القدر صحابہ مثلاً ابوبکر صدیق فاروق اعظم حیدر کرارؓ حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم وغیرہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے اسی معرکہ آرائی میں ایک کافر شقی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پتھر پھینک مارا جس سے آپ کے دندان مبارک شہید ہو گیا۔ اور خود کے کڑے گھس جانے اور زرہ کی کڑیوں کے ذرے سے چہرہ مبارک اور بازو پر بھی زخم آئے اور آپ اس صدمہ سے قریب کے ایک غار میں گر پڑے یہ دیکھ کر کفار نے پکار دیا کہ ان محمدؐ قد مات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے اس سے مسلمانوں میں اور زیادہ انتشار ہو گیا بے چینی پیدا ہو گئی لیکن فوراً ہی ان صحابہ نے جو کہ جنگ میں برابر ثابت قدم تھے مسلمانوں کو للکارا اور کہا کہ اگر یہ خبر درست بھی ہے تو اب ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے آؤ۔ اور جنگ کا فیصلہ کر کے دم لو۔ یہ سن کر مسلمان

پاکستان اور قادیانیوں کے خطرناک عزائم

از: زاہد اسلام آباد

پاکستان جس کا نام سنتے ہی ہماری سماعت میں رس گھلنے لگتا ہے ایک ایسے وطن کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ جو ہندوستانی مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز، ان کے ذہن و زبان کی ضمانت، ان کے جان و مال اور عصمتوں کا نگہبان۔ پاکستان دین کی ضمانت، پاکستان سکون کا گہوارہ اور پاکستان ایک صحیح اسلامی ریاست کا تصور اپنے نام کے اندر رکھتا ہے۔ اس کی تحریک اور اس کے قیام سے لے کر آج تک سرگزشت تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ جو ہمارے لئے عبرت بھی ہے اور ملکی سلامتی نظریے کے لئے مہمیز بھی۔

پاکستان کوئی ملکی تصور نہیں ہے، وطنیت کی تعریف اس پر پوری نہیں۔ قائداعظم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ کہ "پاکستان تو اسی دن وجود میں آ گیا تھا جس دن ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔"

پاکستان کا تصور ہے ایک آزاد قوم کے آزاد مذہب

اسٹریچر پر ڈال کر جب انہیں پہنچایا گیا۔ اس وقت انہوں نے جو تقریر کی، اس کو یاد کرو، بی اماں کی کوششوں اور مصائب کا اندازہ کیجئے، نوابزادہ لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، چوہدری خلیق الزمان، مولوی اے کے فضل الحق، مولانا ظفر علی خان، علامہ محمد اقبال اور دوسرے مسلمان رہنماؤں کے پاکستان کے بارے میں تصورات اور خدمات کا اندازہ کیجئے۔ ذرا آل انڈیا کانگریس کے ہندو پرور کردار اور مسلم کش کردار کا موازنہ کیجئے پاکستان مسلم لیگ کا ناسا عدالات میں بننا، اس کا پنپنا پھولنا

اگر کچھ مسلمان مجبور اور دیگر مسلمانوں کی حمایت و نصرت کرتے ہوئے انگریزوں سے لڑتے تھے۔ تو "دوسرے مسلمان" مسلمانوں کی مخالفت میں انگریزوں کو "اولی الامر" قرار دیتے تھے اور پاکستان کی تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے متحدہ وطن (ہندوستان) کا نعرہ لگایا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کو خائب و خاسر کر دیا۔ اور مسلمانوں کو دولت آزادی سے سرفراز فرما کر پاکستان جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی تو تقسیم میں دھاندلی، حد بندی میں بے ایمانی اور پاکستان کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ جب مسلمان ان کے شیطانی جال میں نہ پھنسے اور غیر مسلموں (ہندوؤں اور انگریزوں کے گٹھ جوڑ سے سکھوں کے عملی اقدام) کے مہاجر قافلوں پر حملہ کو دیکھ کر "یہ مسلمان" حضرت خاموش رہے اور روکنا تو ایک طرف بلکہ اس ناحق غارت گری کو پاکستان کے مطالبے کی سزا قرار دیا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی ان مخالفوں کو پاکستان ایک آنکھ نہ بھایا اور انہوں نے غلط سلط بیان داغ کر پاکستان اور اہل پاکستان کی شہرت کو مسخ کرنا شروع کر دیا۔

قادیانی اور ہندو مسلمانانِ ہند کے استحکام کو پسند نہیں کرتے، علامہ اقبال

کے پروان چڑھنے کی جگہ کا تصور ہے۔ مذہبی آزادی، بحیثیت سوچوں کی آزادی، عمل کی آزادی، دینی ماحول، اسلامی تہذیب و ثقافت، بھائی چارہ اور صلہ رحمی کے سے خصائص کا تصور تحریک پاکستان کے وقت پاکستان کے نام کے ساتھ ملزوم تھا۔ اسلام میں تو ساری زمین اللہ کی ہے اور ہر جگہ مسلمانوں کا وطن ہے۔ اسلام کے نزدیک کسی ملک کی ملکیت ہے ہی نہیں۔ ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادی۔ مگر پاکستان کی تحریک میں مذہبی اور تہذیبی آزادی کا مقصد، مقصد اوّل تھا۔

پاکستان کی تحریک پر نظر ڈالیں تو سر سید احمد خان کی مسٹر شیکسپیئر کے ساتھ دو قومی نظریہ کی گفتگو کو ذہن میں لانا پڑے گا۔ حضرت مجدد الف ثانی کا دو قومی نظریہ کے بارے میں گفتگو کا اعادہ کیجئے قائداعظم کی ۱۹۱۳ء کے بعد اور پھر ۱۹۲۳ء کے بعد کی کوششوں کا تصور کرو۔ علی برادران (مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی) کی مساعی جلیلہ کا اندازہ کرو اور پھر جب محمد علی جوہر کو ہندوستان سے رخصت کیا گیا تو بیماری اور کمزوری کی وجہ سے آپ کو

اور تحریک پاکستان میں اس کے رہنما کردار کو یاد کیجئے مسلمانوں کی مالی اور جانی قربانیوں کا احساس کیجئے مخالفین کا ہرزہ سرائی اور معاندین کی رکاوٹوں کا جائزہ لیجئے۔ دشمن کی چال بازیوں اور مکاریوں پر نظر ڈالیے۔ تقسیم کے وقت دھاندلی اور بے ایمانی کے مظاہرے کو سمجھئے تو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ پاکستان کا تصور جتنا ایمانی ہے اس کی قیمت ہندوستانی مسلمانوں کو اتنی ہی زیادہ دینی پڑی ہے۔

تحریک پاکستان پر نظر ڈالی جائے تو دو طرح کا احساس ہوتا ہے خوشی کا احساس، کہ آج سے چالیس سال سے پہلے کے لوگ کتنے مخلص اور سچے تھے ان کی نیتیں کتنی صاف اور واضح تھیں۔ ان کا عمل کتنا مخلص ہوتا تھا ان کے عقائد کتنے مضبوط تھے اسلام کے ساتھ ان کی وابستگی کتنی خوش کن تھی اپنی جان اور مال کے مقابلے میں پاکستان کے حصول کو کتنا اہم سمجھتے تھے۔ غم کا احساس کہ اپنوں میں سے کچھ "مسلمان" آزادی اور حریت خودی کے مخالف تھے۔ اگر کچھ مسلمان آزادی کا نعرہ لگاتے تھے تو اُن کے ہی کچھ "بھائی" مخالفت پر کمر باندھ لیتے تھے

سب سے زیادہ قادیانی ایئر فورس میں ہیں جہاں تبلیغ کا کام زور و شور سے جاری ہے۔

مخالفین پاکستان میں دو طرح کی قوتوں کا کردار اہم ہے ایک تو ہمارے بھائی بند "مسلمان" اور دوسرے "من دون اللہ" (اللہ کے علاوہ) یعنی غیر مسلم۔ غیر مسلموں میں انگریز، ہندو اور سکھ تو شامل تھے ہی۔ انگریزوں کی پروردہ جماعتیں بھی شامل تھیں۔ مثلاً ایک گروہ قادیان کا مرزائی ٹولہ ہے اس ٹولے کے بانی مبانی اور سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراف ہے کہ

(۱) "غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ، نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے"

(۲) تمام فرقوں میں ہمارا فرقہ ہی گورنمنٹ (انگریز) کا وفادار اور جانثار ہے۔ سرکار تجربہ کے وقت ہمارے آدمیوں کو اوّل درجہ کا خیرخواہ پائے گی۔ (تبلیغ رسالت)

(۳) "مجھے تین باتوں نے گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہی میں اوّل درجے کا بنا دیا ہے۔

(i) والد مرحوم کے اثر نے (ii) اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (iii) خدا تعالیٰ کے الہام نے

قادیانیوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت اور پاکستان تو حضرت محمدؐ سے اس کی عقیدت کم ہو جاتی ہے۔ اور نگاہیں مکے کے بجائے قادیان کی طرف اٹھتی ہے"

آخر میں مرزائی فرقے کے پاکستان اور استحکام پاکستان کے خلاف چند ایک نظریات پیش خدمت ہیں۔ تاکہ مخالفت پاکستان کا دعویٰ ثابت ہو جائے

(۱) مرزا محمود کے تقسیم ملک کے خلاف وہ تمام خطبات مطبوعہ ہیں جن میں انہوں نے قبل از تقسیم پاکستان کو اپنے سیاسی اور دینی مفادات کے منافی قرار دیا ہے۔ اسی طرح ۱۱ رجون ۱۹۴۶ء کو مرزا صاحب نے پاکستان کے مطالبہ کو غلامی مضبوط کرنے والی زنجیر قرار دیا۔ 1955ء

(پمفلٹ "سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل)

(۵) ۵ اپریل کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر مرزا محمود نے کہا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں۔ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جدا جدا ہوں۔ مگر یہ حالت عارضی ہو گی۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ حالت جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں۔ کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء)

(۶) ۱۴ رمئی ۱۹۴۷ء کو بعد از مغرب مجلس علم و عرفان میں کہا"

اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم راضی ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے ہم پھر سے یہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد تر متحد ہو جائیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے نزاع کی تفصیلی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے جسٹس کیانی اور جسٹس منیر پر مشتمل جس کمیٹی نے یہ رپورٹ مرتب کی۔ اس میں بھی تحریک ختم نبوت کے داعیوں کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے اور قادیانیوں کے حق میں جانبداری سے کام لیا گیا۔ مگر اس رپورٹ کے مولفین نے باوجود حمایت و نصرت کے قادیانی امت کی اس روش کو تسلیم کیا ہے کہ وہ برعظیم کی تقسیم (دوسرے لفظوں میں قیام پاکستان) کے مخالف تھے۔ اور قادیان کا حصول ان کے عقیدہ کا جزو لاینفک ہے مرزا محمود نے اسی غرض سے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو اپنے ایک خطبہ میں کہا کہ

(۷) مایوس نہ ہونا۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرو اللہ تعالیٰ کچھ عرصے کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ آخر یہودیوں نے بارہ سو سال انتظار کیا پھر فلسطین میں آگئے آپ کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے تھوڑی دیر کرنا پڑے ممکن ہے کہ جلد ہی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کو ختم نہیں کرے گا (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء)

جاری ہے

نواب آف کالاباغ کے قتل میں اصل اور خفیہ ہاتھ کس کا تھا؟

کی بدخواہی صرف انگریز آقا کی خوشنودی کی خاطر ہی نہیں کی بلکہ ہندوؤں کے سازشی ذہن نے یہ فرقہ خصوصی طور پر پروان چڑھایا اس کے پیچھے ہندوؤں کے جو مسلم کش اور اسلام دشمن نظریات ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے

(۱) ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال نے قادیانیوں کے خلاف یہ لکھا "قادیانی اور نہرو مختلف وجوہ کی بنا پر اپنے دل میں مسلمان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے قادیانی بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی بیداری سے سخت مضطرب ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ مسلمانان ہندوستان کے نفوذ کی ترقی سے ان کا یہ مقصد فوت ہو جائے گا۔ کہ پیغمبر عرب کی امت سے ہندوستانی پیغمبر کی ایک نئی امت تیار کریں"

(۲) قادیانیوں کے خلاف علامہ اقبال کے مضامین کا رد پنڈت جواہر لال نہرو نے لکھا اور اپنے رد میں نہایت عمدگی سے یہ ثابت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراض نامعقول ہیں" یعنی مرزائیوں کی مسلم امت کا شیرازہ بکھیرتے رہنا چاہیئے)

(۳) ڈاکٹر شنکر داس نے لالہ لاجپت رائے کے اخبار "بندے ماترم" میں لکھا کہ "مسلمانوں میں اگر کوئی تحریک عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے تو وہ یہی احمدی تحریک ہے۔ جب کوئی مسلمان احمدی ہوتا ہے

کی تحریک ختم نبوت کے بعد مارشل لاء لگا۔ پھر جسٹس کیانی اور منیر پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جو مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان نزاع کو قلمبند کرنے پر مامور کی گئی۔ اس تحقیقاتی کمیٹی نے مرزا محمود سے قیام پاکستان کے مخالف اُن کے بیانات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ میرے ہی الفاظ ہیں۔

(۲) پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ تو مرزا محمود نے مخالفت کی۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی وہ یہ اعلان کرتے رہے کہ پاکستان نہیں جائیں گے" بعد میں ایک انگریز

مرزا محمود نے قادیانیوں کو ہدایت کی کہ وہ فوج میں بھرتی ہوں یہاں تک کہ فوج انہیں کی ہو جائے۔

کرنل کے کہنے پر 31 اگست کو پاکستان آ گئے۔

(۳) ہم دل سے پہلے ہی اکھنڈ ہندوستان کے قائل تھے۔ جس میں مسلمان کا پاکستان اور ہندو کا ہندوستان بطیب خاطر و رغبت شامل ہوں اور اب بھی ہمارا یہی عقیدہ ہے (تاریخ احمدیت جلد دہم)

(۴) میں دعا کرتا ہوں کہ میرے رب! میرے اہل ملک کو سمجھ دے اوّل تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔

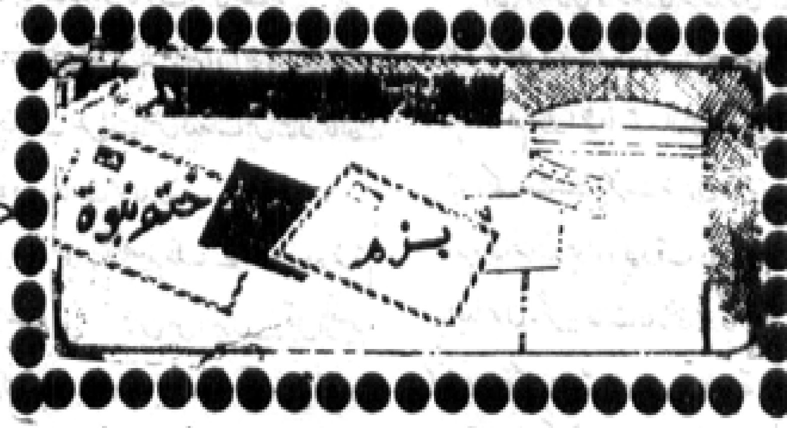

آپ دونوں مجاہدین کا کام دیکھ کر خوشی ہوئی

۲۸ شعبان المعظم کو بذریعہ پی آئی اے نیروبی سے کراچی پہنچا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا صحیح پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے شہر کے ایک ہوٹل میں قیام کر لیا دو چار روز بعد جب اپنے ذاتی کاموں سے فارغ ہوا تو ہوٹل والوں سے پتہ معلوم کر کے مجلس کے دفتر پہنچا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی پیمانے پر قادیانیوں کی ارتدادی تحریک کے خلاف جو جہاد کر رہی ہے، اسے ذہن میں رکھتے ہوئے میں عالی شان عمارت کا تصور لے کر دفتر کی تلاش کر رہا تھا، لیکن پوچھتے پوچھتے جب باب الرحمت مسجد میں پہنچا تو یہاں کا نقشہ اپنے خیالی نقشہ سے بالکل مختلف پایا۔ چھوٹی سی پرانی مسجد جس سے متصل چند چھوٹے چھوٹے کمروں میں مجلس کے مجاہد جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب اور مولانا منظور الحسینی صاحب دفتر کے کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں ان حضرات سے ملاقات کر کے بڑی خوشی ہوئی، جناب باوا صاحب نے دفتر کے تمام کاموں کا معائنہ کروایا اور عالمگیر تحریک کی اہمیت اور اسکی افادیت سے روشناس کرایا۔ رمضان کا مہینہ، روزہ کی حالت اور کراچی کی قیامت خیز گرمی میں یہ دونوں مجاہد جس لگن کے ساتھ تحریک کے کام کے لیے پورے شہر میں گشت لگاتے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی سعیدہ کو قبول فرمائے اور انہیں فلاح دارین نصیب فرمائے قادیانی فتنہ عالم اسلام کے خلاف سامراجی دشمنوں کی سب سے خطرناک سازش ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا سارے عالم کے مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے۔ اگر اس کی طرف سے لاپرواہی برتی گئی تو کل قیامت کے روز ہم اپنے سرکار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں گے۔ رسالہ ختم نبوت دن بدن ترقی کی راہ کی بلندیوں کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ رسالہ قادیانی خرمن پر بجلی کی طرح گر رہا ہے، ان کی صفوں میں ماتم بچھا ہے۔ وہ اس ایٹم بم سے پریشان ہیں اور اپنی حفاظت کے لیے اپنے فرنگی داتاؤں سے دھائی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ رسالہ اس وقت تک اپنی بمباری ختم نہیں کرے گا۔ جب تک ایک ایک قادیانی کو صفحۂ ہستی سے نابود نہ کر دے، جن ممالک میں اردو زبان نہیں بولی جاتی وہاں مقامی زبانوں میں اس قسم کے رسائل کی اشاعت بہت ضروری ہے، بیرونی ممالک میں رہنے والے علماء کرام اس کی طرف فوری توجہ دیں خصوصاً افریقی ممالک اپنے دینی دفاع کے لیے اس قسم کے ہتھیار کے زیادہ محتاج ہیں۔

راقم۔ محمد یونس منیر فلاحی

خادم جمعیۃ العلماء آف مارشیس

ہفت روزہ ختم نبوت کے فوائد

ہفت روزہ تقریباً ہر ہفتے پڑھتا ہوں اسے پڑھ کر قادیانیوں کے بارے میں بہت کچھ جانتے کو ملا اسی دوران ایک کتاب پڑھنے کو نصیب ہوئی جس کا نام "خاتم النبیین" ہے یہ کتاب جناب مصباح الدین صاحب نے لکھی ہے۔ جس میں قادیانیت کی مختلف کتابوں کے حوالے سے، قادیانی مذہب کو بالکل واضح کھول کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی جامع کتابیں قادیانیوں کے خلاف لکھی جا چکی ہے اور جس سے بہت سے مسلمان فیضیاب ہو چکے ہیں ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔ لیکن چونکہ ایسی کتابیں کافی مہنگی ہوتی ہیں اور بہت سے صفحوں پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے اکثر لوگ ایسی کتابیں نہیں خرید سکتے کیونکہ اتنی موٹی کتاب پڑھنے کا وقت کہاں اور مہنگی بھی ہیں۔

لیکن الحمد للہ آپ نے یہ چھوٹا اور کم قیمت ہفت روزہ نکال کر مسلمانوں کے لئے اسلام اور قادیانی مذہب کو، کھول کر مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جس سے بہت سے مسلمان جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے تھے۔ ان سے تعلقات بھی کافی حد تک کم کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ بالکل ختم کر دیں گے۔

میں اپنے تعریفی خط کے ساتھ چند معلومات جو قادیانی مذہب کے متعلق ہیں ارسال کر رہا ہوں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے ہفت روزہ ختم نبوت میں شامل کریں یہ معلومات میں نے مندرجہ بالا "خاتم النبیین" سے حاصل کئے ہیں۔

(محمد رفیق)

قادیانیوں سے خوش فہمی رکھنے والے مسلمانوں کے لئے ایک تازیانہ مرزا کی یہ دو آئیں ہیں جن کا خلاصہ ان کا، صاحب زادہ نکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حال ہو جاتی ہیں" اول یہ کہ حضرت صاحب کو الہام ہوا تیرا منکر مسلمان نہیں دوئم یہ کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خان کو

جماعت سے اس لئے خارج کیا کہ وہ غیر احمدی کو مسلمان کہتا تھا۔

سوئم یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔

چہارم :۔ یہ کہ جو احمدی مسلمان کو مسلمان سمجھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو ریلیجنز ص ۱۲۵)

تشریح طلب

بغض و عناد کی انتہا ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلامی برقرار رکھنے والے ہی خبیث اور رحمت سے دور نہیں بلکہ وہ قادیانی بھی خبیث اور رحمت سے دور ہے جو حقیقی مسلمان کو مسلمان سمجھے اور ایسا شخص جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے مگر مسلمان ان کو اسلامی ملت سے خارج قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو کیا ظلم ہے۔

مسلمانوں کے بارے میں مرزا کا فتویٰ

مرزا کتاب نزول المسیح میں لکھتا ہے۔

”جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی یہودی اور جہنمی ہے۔ (ص ۱۴)

”مسلمانوں (قادیانیوں) نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

خلیفہ قادیان کا یہ حاشیہ

”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہیں ان کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج (آئینہ صداقت ص ۳۵)

مرزا کا چھوٹا صاحبزادہ بشیر احمد ایک ہاتھ اور بڑھ کر کہتا ہے ”جو مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱۰)

بہت پسند آیا

آپ کا رسالہ ختم نبوت بہت پسند آیا۔ اس کو پڑھتے ہوئے کافی عرصہ ہوا رسالہ کافی پسند ہے۔ اس میں جو مضامین آپ لوگوں نے لگائے ہیں ان سے اس کی پسندیدگی میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

محمد ناصر خان ناتھو خان گوٹھ کراچی

مرزا قادیانی سے نفرت کی انتہا

آپ کا اور ہمارا محبوب رسالہ ختم نبوت باقاعدہ پہنچ رہا ہے۔ لیکن آپ ہمارے دوستوں کی باتوں پہ عمل نہیں کرتے مثلاً کچھ ہفتے پہلے کسی دوست نے لکھا تھا کہ آپ کسی مرزائی یا مرزا غلام احمد کے نام کے ساتھ (صاحب) نہ لکھیں۔ مہربانی کر کے اس بات پہ عمل کریں۔ کیونکہ اس بات سے ہمارے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔

امتیاز علی بلوچ سکھر

رسالے سے اصل حالات سے آگاہی ہوتی ہے

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے جس کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں رسالے کے مطالعے سے نہ صرف مجھ کو بلکہ میرے دوستوں کو بھی اصل حالات سے آگاہی ہوتی ہے اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ جس نیک نیتی سے ختم نبوت کے ارکان کام کر رہے ہیں اس طرح سے ہمیں اور سب مسلمانوں کو خدمت کرنے کا موقع دے آمین۔ میری طرف سے رسالے کی کامیابی پر آپ سب کو مبارکباد پیش ہے

(اسد خان ٹیکنیکل آفیسر گوجرانوالہ)

شاہینوں کے شہر سرگودھا سے ایک خط

آپ یقین کریں دل سے بہت سی دعائیں نکلتی ہیں اس کے لئے جو عالم اور جو فرد ختم نبوت کے لئے کام کر رہا ہے پہلے میں سمجھتا رہا کہ قادیانی کوئی مذہبی ٹولہ ہے اور ہمارے علماء خواہ مخواہ انہیں برا بھلا کہتے ہیں لیکن جب حقیقت سامنے آئی کہ میں نے پڑھی اور آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ مرزا غلام قادیانی کو رسول مانتے ہیں۔ یہ لوگ ملک اور مسلمانوں کے دشمن ہیں میں قادیانیوں سے بھی عرض کروں گا کہ اب وقت ہے توبہ کر لیں۔ خدا کے سامنے کیا جواب دو گے اگر کوئی قادیانی ٹھنڈے دل سے غور کرے اور وہ اپنے مذہب کی کتابیں پڑھے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور کافر تھا۔ آخر میں اپنے مسلمان بھائیوں سے گذارش کروں گا کہ ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت کے خریدار ضرور بنیں یقین کریں میں نے ایک دفعہ یہ رسالہ خریدا اور مستقل خریدار بن گیا اس میں بہت ہی اچھے اچھے مضامین ہیں جنہیں پڑھ کر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ قادیانیت کیا ہے اور ختم نبوت کیا ہے۔ اور یہاں شاہینوں کے شہر سرگودھا میں بہت نوجوان ختم نبوت کا کام کر رہے ہیں حال ہی میں اقبال کالونی کوٹ فرید روڈ پر ایک چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھا گیا ہے۔

(محمد اسحاق کوٹ فرید اقبال کالونی ختم نبوت چوک سرگودھا)

نئے ایڈیشن پر مبارکباد

مکرمی محترمی جناب عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت۔

السلام علیکم۔ کئی رسالے آنکھوں سے گزرے پڑھ کر خوشی ہوتی تھی مگر پانچویں جلد کا نیا شمارہ دیکھا تو دل کو ٹھنڈک پہنچ گئی۔ دل سے دعائیں نکلنا شروع ہو گئیں کہ باوا صاحب کی اور ان کے دوستوں کی انتھک محنتوں کی وجہ سے یہ رسالہ پایہ تکمیل تک پہنچا ہے۔ رسالہ دیکھنے کے بعد دل نے چاہا کہ آپ کو مبارکباد لکھ دوں۔ ایسا خوبصورت ایڈیشن کسی ہفت روزہ یا ماہانہ رسالہ کا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

محمد عمار خان بلوچ

بہاولپور جدید طاہر پیر

قرآنی آیات پر مرزائی اعتراضات اور ان کا جواب

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولپور

عقیدہ ختم نبوت مسلمان عالم کا اجماعی عقیدہ ہے بلکہ اسلام کی اساس و بنیاد ہے کیونکہ قرآن پاک کی تقریباً ایک سو آیات اس مسئلہ پر روز روشن کی طرح یہ دلالت کر رہی ہیں نیز رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ذخیرہ احادیث میں تقریباً دو سو دس احادیث ایسی ہیں جن میں مسئلہ ختم نبوت کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر آج تک امت مسلمہ اسی اجماعی عقیدہ پر پابند چلی آ رہی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کے آخری نبی و رسول ہیں اور قیامت تک آپ کے بعد کسی قسم کا نبی و رسول اور پیغمبر پیدا نہیں ہوگا یعنی کسی کو نبوت کی مسند پر نہیں بٹھلایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک رونما ہونے والے بہت بہت سے واقعات کو بیان بھی فرمایا ہے ان اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد تیس دجال وکذاب آئیں گے اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قریباً مِّن سَبْعِیْنَ یعنی ستر کے قریب دجال وکذاب پیدا ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے چنانچہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق کئی ایک مدعیان نبوت پیدا ہوئے لیکن ان میں سے مرزا قادیانی کئی وجوہ سے سرفہرست نظر آتا ہے مرزا قادیانی اور اس کے متبعین نے مسئلہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ السلام جیسے اجماعی عقائد کو اختلافی بنانے کی بھرپور کوشش کی قرآن پاک کی کئی ایک آیات میں دل کھول کر تحریف کی۔ احادیث نبویہ میں کھینچا تانی کی اسلاف امت کے بعض اقوال کو غلط معنی پہنائے وغیرہ وغیرہ، خداوند قدوس علماء امت کو جزائے خیر عطا فرمائے انہوں نے تمام مرزائی دجل وتلبیس کا پردہ چاک کر کے عقیدہ ختم نبوت پر آئے ہوئے ہر قسم کے غبار کو ختم کر دیا مرزائی کئی ایک آیات میں دجل وتلبیس سے کام لے کر انہیں اجرائے نبوت کے لیے پیش کرتے ہیں ذیل میں چند ایک مرزائی شبہات اور ان کے تحقیقی جوابات پیش کیے جاتے ہیں۔

آیت نمبر 1: یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

(سورۃ اعراف آیت ۳۵)

طرز استدلال: یاتین مضارع موکد بانون ثقیلہ: جو ہمیشہ استقبال کے لیے آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آتے رہیں گے۔ دوسری وجہ استدلال یہ ہے کہ ... "یا بنی آدم" کا خطاب عام ہے اور تمام اولاد علیہ السلام کو شامل ہے جس میں امت مسلمہ بھی داخل ہے

الجواب: اس آیت میں تمام بنی آدم کو حضرت آدم علیہ السلام کے خطاب کی حکایت نقل کی گئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حکایت کو نقل فرما رہے ہیں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی مخاطب نہیں کیونکہ قرآن پاک کا اسلوب یہ بتلاتا ہے کہ جہاں بھی امت مسلمہ کو خطاب کیا گیا تو اس میں دو قسم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اگر ہجرت سے قبل ہے تو "یا ایھا الناس" سے خطاب فرمایا اور اگر ہجرت کے بعد ہے تو "یا ایھا الذین آمنو" سے خطاب کیا گیا یا بنی آدم سے کبھی خطاب نہیں کیا گیا۔

چنانچہ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ اعراف کی اس آیت کے ترجمہ میں لکھا اے فرزندان آدم اور حاشیہ میں لکھا "بزبان آدم چنانچہ در سورۃ بقرہ اشارت رفت"

اور سورۃ طٰہٰ میں مذکور ہے، سورۃ البقرہ میں ہے.....

قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ترجمہ: ہم نے کہا حکم فرمایا نیچے جاؤ اس جنت سے سب کے سب پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کسی قسم کی ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ اس کو کچھ اندیشہ ہے گا ان پر اور نہ ایسے لوگ غمگین ہوں گے۔

سورۃ طٰہٰ میں فرمایا ہے کہ

قلنا اھبطو منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (۲۰: ۱۲۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں کے دونوں جنت سے اترو اور دنیا میں ایسی حالت سے (جاؤ) کہ ایک کا دشمن ایک ہوگا پھر اگر تمہارے پاس میری ہدایت کا ذریعہ یعنی رسول یا کتاب) پہنچے تو تم میں سے جو شخص میری اس ہدایت کا اتباع کرے گا تو وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا۔ اس قسم کا مضمون سورۃ البقرہ تفسیر در منثور میں ہے حضرت ابولبابہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان اللہ تعالیٰ جعل آدم وذریتہ فی کفہ فقال یا بنی آدم اما یاتینکم۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو اپنے دست قدرت میں لیا۔ اور اس آیت کا مضمون اور فرمان سنایا۔

جواب نمبر ۲: اما یاتینکم رسل سے مراد صاحب شریعت رسول ہیں جبکہ اما یاتینکم منی ھدی۔ میں "ھدی" سے مراد شریعت ہے لہٰذا مرزائی دستور کے مطابق تو نبوت و شریعت دونوں کو جاری رہنا

چاہیئے حالانکہ مرزائی مرزا غلام قادیانی کو شرعی نبی تسلیم نہیں کرتے۔

جواب نمبر ۳:۔ اگر بنی آدم سے خطاب عام مراد لیا جائے تو یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ، مجوسی، چوہڑے چمار بھنگی، فاسق و فاجر بھی نبی بن سکیں گے کیونکہ بنی آدم میں وہ بھی داخل ہیں حالانکہ یہ بات مسلمان کے خلاف ہے

نمبر ۴:۔ اگر یہ آیت اجرائے نبوت کی دلیل مان لی جائے تو بھی مرزا نبی نہیں بن سکتا کیونکہ وہ بقول خویش اولاد آدم میں سے نہیں۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اگر مرزا غلام احمد اپنے اس شعر میں صادق ہے تو وہ نبی نہیں بن سکتا اور اگر جھوٹ کہا ہے تو نبی جھوٹ نہیں بول سکتا اور اگر کسر نفسی کی تاویل کی جائے تو یہ اس کے دیگر دعاوی کے مخالف ہے۔

(۲) آیت نمبر ۲:۔ اللّٰہ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ۔

وجہ استدلال۔ یصطفی میں استمرار تجددی ہے جس میں استقبال کا معنی پایا جانا ضروری ہے تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے نبی اختیار کرتے رہیں گے۔

نمبر ۲:۔ رسلاً جمع ہے حضور علیہ السلام تو ایک ہی تھے لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول آتے رہیں گے۔

الجواب نمبر ۱:۔ دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں کیونکہ دلیل میں تعمیم پائی جاتی ہے جبکہ دعویٰ خاص ہے کیونکہ مرزا کے نزدیک رسول کا لفظ عام ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۲)

اور مرزا کہتا ہے کہ عام لفظ کو خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔ (نور القرآن صفحہ ۵ ج نمبر ۲)

لہٰذا اس آیت سے مرزائی نبوت کا استدلال کرنا صریح شرارت ہے۔

نمبر ۲:۔ "اللّٰہ یصطفی" سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چنے گا اور اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا مستقل نبی ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا "اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ الخ۔"

لیکن مرزائی مرزا غلام قادیانی کو مستقل نبی نہیں مانتے بلکہ اس کی نبوت کو کسبی مانتے ہیں یعنی بقول ان کے مرزا قادیانی کو نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ملی ہے۔

نمبر ۳:۔ اس آیت میں مطلقاً انبیاء کرام کے آنے کا تذکرہ ہے نہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کا اس اعتبار سے بھی دعویٰ و دلیل میں مطابقت نہیں۔

(۳) آیت نمبر ۳:۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ (پ ۵ / ۴ : ۶۹)

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے صالحیت کے مقام سے ترقی کرکے نبوت کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۰۰)

وجہ استدلال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ میں طریق حصول نعمت کو بیان کیا ہے اور اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ ایک آدمی صالحیت کے مقام سے ترقی کرکے نبوت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔

الجواب:۔ مرزائیوں کا یہ استدلال مرزا غلام قادیانی کے مسلمات کے خلاف ہے کیونکہ مرزا نے "منعم علیھم" جو اس آیت میں مذکور ہیں ان کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کا زمانہ پاؤ تو ان کے سایہ صحبت میں آجاؤ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱ا مطبوعہ ربوہ)

اس دعا کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ان چار گروہوں میں سے جس کا زمانہ پاؤ اس کے سایہ صحبت میں آجاؤ۔

نمبر ۲:۔ اس آیت کا مصداق شان نزول سے واضح ہو جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ تو جنت کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوں گے، جبکہ ہم پتہ نہیں کہاں ہوں گے دنیا میں تو ہماری کیفیت یہ ہے کہ اگر ہم آپ کی زیارت نہ کر لیں تو ہمیں چین نصیب نہیں ہوتا۔ جس پر آیت نازل ہوئی جس میں صحابی مذکور کو تسلی دیتے ہوئے ایک کلیہ بیان کر دیا گیا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے منعم علیھم کے ساتھ رفاقت فی الجنۃ (جنت میں ہمراہی) نصیب ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں درجات کا ذکر ہی نہیں بلکہ رفاقت فی الجنۃ کا تذکرہ ہے۔

نمبر ۳:۔ اس آیت میں عطاء نبوت کا ذکر نہ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ وعدہ جملہ مومنین سے ہے جن میں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین آئمہ مجتہدین اور مجددین، محدثین، فقہاء اور کروڑ صالحین امت شامل ہیں کیا ان میں سے کوئی بھی خدا اور اس کے رسول کا تابعدار نہ تھا اگر تھا اور یقیناً تھا تو ان کے ساتھ یہ وعدہ خداوندی کیوں پورا نہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں عطاء نبوت کا کوئی ذکر ہی نہیں بلکہ رفاقت فی الجنۃ (جنت میں ہمراہی) مذکور ہے۔

نمبر ۴:۔ بخاری و مسلم میں ایک حدیث ہے جو بعینہٖ اسی طرح ہے۔ فرمایا۔ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

کیا اس حدیث کا بھی یہ مطلب ہے کہ سچا تاجر نبی و صدیق بن جائے گا یا یہ مطلب ہے کہ جنت میں رفاقت نصیب ہو گی۔ نمبر ۵:۔ مرزا غلام احمد نے خود لکھا ہے کہ اطاعت کرنے اور فنا فی الرسول ہو جانے سے نبوت نہیں ملتی بلکہ زیادہ سے زیادہ محدثیت کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے اس سے نہیں بڑھ سکتا۔

(ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۰۴ء)

نمبر ۶:۔ اگر اطاعت سے نبوت ملتی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جن کے متعلق زبان رسالت سے یہ الفاظ منقول ہیں "ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی" یعنی میرے بعد نبوت ابوبکر صدیق یا حضرت فاروق اعظم کو ملتی۔ جن کے متعلق فرمایا....... "لو کان بعدی نبیاً لکان عمر بن الخطاب" لیکن کوئی بھی ان حضرات کے نبی ہونے کا قائل نہیں بلکہ ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض شہید اور محدث تو بنے لیکن نبی کوئی نہ بن سکا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

مرزا قادیانی یا پاگل خانہ

عبدالمتین حنیف الله : ننکانہ

اس مضمون میں ہم اپنے معزز قارئین کو بتائیں گے کہ قادیانیوں کا گرو گھنٹال مرزا غلام احمد قادیانی آخر تھا کیا ـــــ؟ ہم مرزا جی کی کہانی ان کی اپنی زبانی پیش کریں گے تاکہ کوئی ذی عقل ذی شعور انسان یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مرزا قادیانی ایک مذہبی شخصیت نہ تھے بلکہ وہ ایک منفرد قسم کا بہروپیا اور مخبوط الحواس انسان تھا مرزا کی ذات باعث ننگ اسلام ہی نہیں بلکہ باعث ننگ انسانیت بھی ہے اکذب الخلق اور پراگندہ ذہنیت کے حامل نے وہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ نہ صرف امت اجابت (مسلمان) بلکہ امت دعوۃ (کافر غیر مرزائی) کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا اس کے حواری بھی آج تک یہ فیصلہ نہ کر پائے کہ ان کے گرو جی کیا تھے ذیل میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن اور جوانی اور بڑھاپے کے وہ واقعات پیش کریں گے جن سے ثابت ہوگا کہ حضرت جی شروع ہی سے کس قدر کور دماغ، ضدی اور پاگل پن کا شکار رہے بچپن اور جوانی کے وہ واقعات پیش کریں گے۔ بچپن جوانی اور بڑھاپے کی عادات سوچ فکر اور ذہنی پرواز پر وہ اثرات چھوڑتی ہیں جن سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لیجئے آپ چند ایک واقعات ان کی زبانی یا ان کے گھر والوں کی زبانی سنئے۔ اور فیصلہ کیجئے کہ پہلے نمبر پر کون رہا، مرزا غلام احمد قادیانی یا پاگل خانہ!

ایک مرتبہ لڑکوں نے مرزا غلام احمد قادیانی سے کہا کہ گھر سے میٹھا (شکر) لاؤ گھر گئے تو وہاں پیسا ہوا نمک رکھا ہوا تھا والدہ کی بلا اجازت لے لیا اور شکر سمجھ کر جیبیں بھر لیں۔ اور لڑکوں کے پاس پہنچ کر پھانکنا شروع کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ دم رک گیا اور سخت تکلیف اٹھائی۔

(سیرت المہدی مولفہ مرزا بشیر احمد ایم اے جلد اول صہ ۲۴۴)

ایک مرتبہ والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا انہوں نے کہا کہ اور تو کوئی چیز نہیں گڑ لے لو انہوں نے گڑ لینے سے انکار کیا تو کوئی اور چیز دی اس سے بھی انکار کیا اور زیادہ ضد کی تو ماں نے ناراض ہو کر کہا کہ ان چیزوں سے بھی روٹی نہیں کھا سکتے تو جاؤ راکھ سے کھاؤ انہوں نے بیچ بیچ روٹی پر راکھ رکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

(سیرت المہدی مولفہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا غلام احمد قادیانی کے منجھلے بیٹے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب سیرت المہدی میں صفحہ نمبر ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ ودی موضع ایمہ ضلع لاہور ہوشیارپور کی رہنے والی تھی حضرت مرزا صاحب کئی دفعہ ایمہ گئے وہاں بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے ایک دفعہ ایمہ سے کچھ بوڑھی عورتیں ملنے آئیں انہوں نے باتوں ہی باتوں میں کہا کہ سندھی (مرزا غلام احمد قادیانی) ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ سندھی سے ان کی مراد حضرت مرزا صاحب تھی چنانچہ آپ کی والدہ اور بعض عورتیں انہیں بچپن میں کبھی سندھی کہہ کر پکار لیتی تھیں سندھی غالباً اس بچے کو کہتے ہیں جس پر کسی منت کے نتیجے میں دس دفعہ کوئی چیز باندھی جائے (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب پرندے پکڑنے کے لئے لاسہ بھی تیار کیا کرتے تھے مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ لاسہ ایک لیس دار چیز ہوتی ہے جسے شکاری لوگ درختوں کے دودھ وغیرہ سے تیار کرتے تھے اور وہ پرندے پکڑنے کے کام آتا ہے صفحہ نمبر ۲۲۲ سیرت المہدی مصنف بشیر احمد قادیانی

باپ کی یہ عادت بیٹے کو بھی ورثہ میں ملی تھی چنانچہ مرزا بشیر احمد ایم اے سیرت المہدی صہ ۱۷۴ پر لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے انہیں دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تیرنے کے بھی بہت دلدادہ تھے ایک مرتبہ ڈوب چلے تھے (سیرت المہدی صہ ۲۹۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا بیان ہے کہ میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ڈھاب (جوہڑ) بھر جاتی تھی تو ساری قادیان کے ارد گرد ایک چکر دیتا تھا قادیان کی ڈھاب گاؤں کے چاروں طرف پر محیط ہے بارش کے موقع پر قادیان جزیرہ بن جاتی ہے۔ سیرت المہدی صہ نمبر ۲۵۸) مرزا قادیانی بعض اوقات سواری بھی کر لیتے تھے ایک مرتبہ ایک سرکش گھوڑے پر سوار ہوئے گھوڑا ان کو ہلاک کرنے کے مقصد سے ایک درخت سے جا ٹکرایا لیکن خود ہی مر گیا اور یہ بچ نکلے (ایضاً صہ نمبر ۲۹۱)

ایک مرتبہ مرزا صاحب گورداسپور گئے اور مقدمہ کے دوران میں اپنی چھڑی میاں محمد علی (امیر جماعت احمدیہ لاہور) کو رکھنے کے لئے دی جب مرزا صاحب کچہری سے رخصت ہونے لگے تو میاں محمد علی نے وہ چھڑی الہامی کو دینی چاہی انہوں نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے غور سے دیکھا اور فرمایا یہ کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور کی ہے حضور ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں مرزا صاحب نے فرمایا اچھا میں تو سمجھا تھا کہ میری نہیں ہے حالانکہ وہ چھڑی مدت سے ان کے ہاتھ میں رہتی تھی۔

(سیرت المہدی جلد اول صہ ۲۲)

یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان نے کتاب "حیات النبی" میں لکھا کہ سردی کا موسم تھا حضرت مرزا صاحب نے چمڑے کے موزے (جوتے) رکھے تھے رات کو سوتے لگے تو پاؤں سے جوتا نکالا ایک جوتا نکل گیا اور دوسرا پاؤں میں ہی رہا اس جوتے سمیت رات بھر سوتے رہے اٹھے تو جوتے کی تلاش ہوئی ادھر ادھر بہتیرا دیکھا پتہ نہیں چلا کہ ایک پاؤں میں موجود ہے یہ خیال نہیں آتا کہ دوسرا پاؤں میں موجود ہوگا خادم نے کہا کہ شاید کتا لے گیا ہوگا اور اس خیال سے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد اتفاق سے مسیح صاحب ہاتھ اپنے پاؤں سے چھوا تو معاً فرمانے لگے او ہو پاؤں میں موجود ہے اور ہم یہ خیال کرتے رہے کہ کدھر جراب ہے خادم کو آواز دی کہ جوتا مل گیا ہے پاؤں

میں رہ گیا تھا (حیات النبی جلد اول صہ ۱۹۱)

ایک مرتبہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے سلسلے سے چلے کلانور کے قریب ایک نالے سے گذرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا مگر اس وقت تک معلوم نہ ہو سکا جب تک وہاں سے بہت دور جا کر اپنی بارہ نہ کروایا گیا (حیات النبی جلد اول صہ ۵۸)

ماسٹر کریم بخش معروف بہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ حضرت لکھ رہے تھے ایک خادم کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ کھانا حاضر ہے فرمایا خوب کیا مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا خادم چلی گئی مرزا صاحب پھر لکھنے میں مصروف ہو گئے اتنے میں ایک کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا برتنوں کو بھی خوب صاف کیا اور بڑے سکون اور وقار سے چلا گیا بہت دیر کے بعد ظہر کی اذان ہوئی تو مرزا صاحب کو کھانا یاد آیا آواز دی خادم دوڑی ہوئی آئی عرض کیا میں تو بہت دیر ہوئی کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر گئی تھی

(سیرت مسیح موعود صہ ۳۰)

مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی نے ان عجائبات سے بھی ذکر ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ گھر میں ایک مرغی کا چوزہ ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اس وقت گھر میں اور کوئی آدمی اس کام کے انجام دینے والا نہیں تھا اس لیے حضرت مرزا صاحب خود ہی اس چوزہ کو ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی ہی انگلی کاٹ ڈالی جسے بہت خون گیا اور مرزا صاحب توبہ توبہ کہتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔

(سیرت المہدی حصہ ۴ جلد نمبر ۲)

مسٹر عبدالرشید خان مرزائی سابق پروفیسر ... کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مرزا صاحب کو پسلی میں درد محسوس ہوا۔ خادم حامد علی سے فرمایا حامد علی چند روز سے میری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میرے کوئی چیز چبھتی ہے اس نے جسم پر ہاتھ پھیرا ایک بڑی سی اینٹ واسکٹ کی جیب میں تھی حامد علی نے اینٹ نکال کر کہا کہ یہ اینٹ آپ کی جیب میں تھی۔ مسکرا کر فرمایا او ہو چند روز ہوئے محمود نے میری واسکٹ کی جیب میں ڈال دی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا۔

(سوانح حضرت مسیح موعود صہ نمبر ۷۶)

مرزا صاحب کو شیرینی سے بہت پیار تھا اس زمانہ میں مٹی کے ڈھیلے جیب میں رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے رکھ لیتے تھے۔ (حالات مرزا صاحب از معراج دین عمر مرزائی ملحقہ براہین احمدیہ صہ نمبر ۶۷)

ایک مرتبہ بالاخانہ کی کھڑکی سے گر پڑے تو داہنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور داہنا ہاتھ مدت العمر کمزور رہا اس سے لقمہ تو اٹھا سکتے تھے لیکن پیالہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا نماز میں بھی داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے سہارے سنبھالنا پڑتا تھا

(سیرت المہدی جلد اول صہ نمبر ۱۹۸)

ایک دفعہ مرزا صاحب کے طاق میں مرا ہوا بچھو پایا گیا ایک دفعہ لحاف کے اندر چلتا ہوا دیکھا گیا ایک دفعہ دامن کو آگ لگی تو دوسروں نے آکر بجھائی (سیرت المہدی جلد اول صہ ۱۹۱)

ایک دفعہ کوئی مرید مرزا صاحب کے لیے گرگابی لایا۔ پہن تو لی مگر الٹے سیدھے پاؤں میں امتیاز نہ کر سکتے تھے۔ بسا اوقات الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف اٹھاتے تھے بلکہ جب الٹا پاؤں پڑ جاتا تو پریشان ہو کر یوں گل افشانی فرماتے ان کی (انگریزوں) کی ایجاد کردہ کوئی چیز اچھی نہیں بیوی نے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صہ نمبر ۵۳)

ایک دفعہ مرزا صاحب کو کسی نے ایک جیبی گھڑی تحفہ میں دی حضرت مرزا صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے جب وقت دیکھنا ہوتا تو گھڑی کو نکال کر ایک ایک ہندسہ پر انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتے جاتے اور منہ سے بھی گنتی بولتے جاتے غرض گھڑی دیکھ کر وقت معلوم نہ کر سکتے تھے۔

(سیرت المہدی صہ ۳۶۴ / ۱۶۲)

بعض دفعہ جناب حضرت مرزا صاحب جب جراب پہنتے تو اس کی ایڑی نیچے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا (سیرت المہدی جلد دوم صہ ۵۸)

بعض دفعہ واسکٹ کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگے ہوتے تھے (ایضاً صہ نمبر ۱۲۶)

مرزا صاحب کھانا کھا کر فرمایا کرتے کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا۔ (ایضاً صہ نمبر ۱۲۶) ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے

(ایضاً صہ نمبر ۵۸)

بسا اوقات ایسا ہوتا کہ سیر کو جاتے ہوئے کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغے میں کرتے تھے حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا تھا اور پھر کسی کے جتلانے پر پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص تو ساتھ ہی جا رہا ہے۔

(سیرت المہدی صہ نمبر ۷۷)

سامنے اور پاس ہی بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی کا نام لے کر کہتے کہ فلاں کو بلاؤ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد کہتے ہیں کہ کسی دوست کی موجودگی کی ضرورت محسوس ہوئی تو فرمایا فلاں صاحب کو بلوا کر لاؤ وہ صاحب پاس ہی بیٹھے ہوئے بول پڑے کہ حضور میں تو بیٹھا ہوں فرمانے لگے اخاہ آپ موجود ہیں یہ بہت خوب ہوا۔ (پیغام صلح ۱۱ اپریل ۱۹۳۳ء)

ایک دفعہ سید کو خط لکھا تو السلام و علیکم لکھ دیا کاٹ کر پھر لکھ دیا اور پھر تیسری دفعہ پھر لکھ دیا آخر کاغذ ہی بدل ڈالا (سیرت المہدی جلد اول صہ ۲۷۱)

ایک دفعہ فرمانے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا ہم نے آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لیے بنا لیا۔

(الحکم ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ صہ ۵ کالم نمبر ۲)

حضرت مرزا صاحب کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض دفعہ سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔

(الحکم ۲۱ فروری ۱۹۳۹ جلد نمبر ۸ صہ نمبر ۶)

باقی صہ ۲۶ پر

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

- سچے اور جھوٹے کا فرق ـــــ مرزا قادیانی کا توبہ نامہ
- مرزا قادیانی اپنی تحریر کے مطابق اصل میں کیا تھا ؟
- حکومت کو قادیانی رسالے کی اشتعال انگیزی کا نوٹس لینا چاہئے

حافظ محمد حنیف کے قلم سے

قادیانیوں کے سامنے قرآن پیش کرتے ہیں وہ نہیں مانتے۔

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں۔ ـــــ نہیں مانتے۔

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضؓ کے اقوال اور جھوٹے مدعیان نبوت کے مقابلے میں ان کا عملی کردار پیش کرتے ہیں ـــــ نہیں مانتے۔

ائمہ مجتہدین کی عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ نہیں مانتے۔

امت مسلمہ کے مفسرین، محدثین اور علماء کرام کی آراء پیش کرتے ہیں۔ تو ان کی زبانیں ایک ہی رٹ لگاتے چلی جا رہی ہیں ـــــ کہ ہم نہ مانیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث بھی غلط صحابہ کرامؓ بھی غلط (معاذ اللہ) ائمہ مجتہدین، مفسرین، محدثین، علماء کرام سب غلط ـــــ اور وہ جو کچھ کہتے ہیں بس وہی صحیح ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی دیکھنے اور سننے میں آیا کہ ہم نے قرآن کریم کی آیت ان کو سنائی تو وہ فوراً اپنے دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لیے گھسیٹو خاں اور فضو رام کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ دیکھو جی انہوں نے یہ لکھا اور یہ کہا ہے۔ اگر مرتدین کو قرآن کریم، حدیث نبویؐ، ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کی باتیں ناگوار گذرتی ہیں۔ تو انہیں چاہیے کہ جس شخص کو نبوت کے منصب پر بٹھانے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ جس کو وہ مسیح اور مہدی، مانتے ہیں۔ کم از کم وہ اس کی تحریرات پر ہی کبھی کبھار ایک نظر ڈال لیا کریں۔ تاکہ وہ گمراہی کے جس گہرے گڑھے میں گر چکے ہیں۔ اس سے نکلنے کی کوئی راہ نکل آئے۔ آج کی محفل میں ہم ان کے سامنے ایک نکتہ پیش کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے دل و دماغ سے تعصب کی عینک ہٹا کر غور کریں گے تو ہمیں امید ہے کہ انہیں خدا کے سچے نبی اور جھوٹے مدعی نبوت کی پہچان آسان ہو جائے گی۔ وہ نکتہ یہ ہے۔

سچے نبی کی علامت

سچے نبی کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ کسی ظالم سے ظالم اور فرعون سے فرعون کے سامنے بھی خدا کی وحی، خدا کا پیغام پہنچانے سے باز نہیں آتا جب کہ مرزا غلام احمد ایک طرف نبی، مسیح، مہدی اور مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہے۔ اور دوسری طرف جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں طلب کر کے تنبیہ کی گئی تو انہوں نے ایک توبہ نامہ پیش کیا۔ جس کے چند نکات یہ ہیں۔

"میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی خیال کیے جا سکیں کہ کسی شخص یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ ذلت پہنچے گی۔ یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہوں خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے۔ یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

میں کسی چیز کو الہام بنا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا۔ جس کا یہ منشا ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا، یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

جہاں تک میرے احاطہ قدرت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ میں اقرار کیا ہے۔

العبد : مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود

گواہ شد : خواجہ کمال الدین بی۔اے ایل ایل بی

دستخط جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

ان نکات کو بار بار پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کسی سچے نبی نے کسی بڑی سے بڑی شخصیت سے مرعوب ہو کر یہ کہا تھا کہ

۱۔ میں آئندہ کوئی پیشگوئی شائع نہیں کروں گا۔
۲۔ میں خدا سے فریاد نہیں کروں گا۔
۳۔ میں کسی چیز کو الہام بنا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا
۴۔ اور اپنے حلقۂ اثر کو بھی اسی قسم کی ترغیب دوں گا۔

یقیناً سچا نبی جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے وہ اس کی بات نہیں وہ خدا کی بات ہوتی ہے۔ اس کی پیشگوئیاں الہام سب خدا کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی مدد ہر وقت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ تو پھر ڈر کس بات کا۔ چونکہ مرزا صاحب جھوٹے تھے اس لیے ایک انگریز مجسٹریٹ کے سامنے جا کر معافی نامہ داخل کر دیا اور وہ جو من گھڑت اور خود ساختہ الہامات شائع کر کے دلآزار حرکتیں کر چکے تھے۔ اس پر توبہ توبہ پکار اٹھے۔

مسلمانو! مرزا صاحب نہ نبی تھے۔ نہ مسیح تھے نہ مجدد تھے اور نہ مامور من اللہ۔ وہ کیا تھے اور کیا نہیں تھے۔ ان کو خود اپنے کلام کی روشنی میں دیکھنا چاہئے

وہ کہتے ہیں۔ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(بے تکے)

قادیانی رسالے کی اشتعال انگیزی

ہمارے ایک محترم قاری نے ہماری توجہ قادیانی رسالے "مسرت ڈائجسٹ کراچی کی اس اشتعال انگیز اور دلآزار عبارت کی طرف مبذول کرائی ہے :۔

"دنیا میں اس قدر امیر نہیں جتنے غریب ہیں۔ اور تمام دینی سلسلوں کی ابتداء بھی غرباء سے ہی ہوتی ہے۔ اور انبیاء بھی غرباء ہی ہوئے۔ بلکہ تمام انبیاء بھی غرباء میں سے ہی ہوتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ بھی کوئی امیر کبیر نہ تھے۔ آپ کی جائیداد کی قیمت قادیان کی ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی۔ ورنہ اس کی قیمت خود آپ نے دس ہزار روپیہ لگائی تھی اور اتنی مالیت کی جائیداد سے کون سی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ مگر جب انبیاء کو خدا تعالیٰ بڑا بنا دیتا ہے" (مئی ۱۹۸۶ء صفحہ ۱۲۳)

اس عبارت کا اشتعال انگیز اور دلآزار پہلو یہ ہے کہ خداوند کریم جل جلالہٗ کے اولوالعزم پیغمبروں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ انگریز کے خود کاشتہ پودے اور انہی کی ہدایت پر نبوت کا دعویٰ کرنے والے مرزا غلام احمد کو بھی شامل کر دیا جس کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ابراہیم اور حضرت نوح علیہم السلام خدا کے پیغمبر تھے اسی طرح مرزا قادیانی بھی خدا کا پیغمبر اور رسول تھا۔ (العیاذ باللہ)

دوسرا پہلو یہ ہے کہ مذکورہ رسالے نے مرزا قادیانی کو "مسیح موعود" لکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بلا باپ پیدا ہوئے، جن کی والدہ ماجدہ کا نام مریم صدیقہ تھا اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا) کے منصب جلیلہ پر مرزا قادیانی جیسے دجال اور کذاب کو بٹھا دیا ہے۔ ——— اہل اسلام آنجناب پیغمبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور پیروکار ہیں۔ ان کے نزدیک تمام پیغمبروں کا ماننا ایمانیات کا جزو ہے۔ اگر کسی بھی خدا کے سچے رسول کا انکار کیا جائے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا خود بخود کافر ہو جائے گا۔ اس لیے جب ہم خدا کے تمام سچے پیغمبروں کو مانتے ہیں تو ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی یا توہین کو برداشت کرنے کیلئے بھی ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں ——— اس لیے حکومت کا فرض بنتا ہے۔ کہ وہ اس رسالہ کا ڈیکلریشن فوراً منسوخ کرے جس نے مرزا قادیانی جیسے بدکردار، بد اطوار، بدگفتار کو خدا کے سچے نبیوں کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا ہے۔

اس عبارت میں ایک یہ تاثر بھی دیا ہے کہ جس طرح خدا کے مذکورہ بالا نبی غریب تھے۔ اسی طرح مرزا قادیانی بھی غریب تھا ——— حالانکہ مرزا قادیانی کا تعلق جس خاندان سے تعلق ہے وہ انگریز کا لاڈلی خاندان تھا مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کو انگریز گورنر کے دربار میں رئیس قادیان کی حیثیت سے کرسی ملتی تھی پھر ان کی وفات کے بعد مرزا قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر کرسی نشین بنا۔ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں انگریز افسروں کو جو خوشامدانہ درخواستیں تحریر کی ہیں۔ ان میں خود کو "رئیس قادیان" ظاہر کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے خود کو رئیس قادیان لکھے اور آج اس کے پیروکار خدا کے سچے نبیوں کے ساتھ اس کذاب و دجال کو ملانے کے لیے یہ تحریر کریں کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) خدا کے نبیوں کی طرح ایک غریب شخص تھا۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

لوگوں کو دھوکہ اور فریب دینے کیلئے یہ بھی تحریر کر دیا کہ مرزا قادیانی نے اپنی جائیداد کی قیمت دس ہزار بتائی ہے جو قادیان کے ترقی کرنے کے ساتھ بڑھتی چلی گئی حالانکہ یہ بات تاریخ سے ثابت ہے کہ اس دور میں دیسی گھی ایک آنے یا دو آنے کا سیر ملا جاتا تھا جس کی قیمت آج چالیس پینتالیس روپے ہے۔ گویا اس وقت کے ایک یا دو آنے آج کے چالیس پینتالیس روپے برابر ٹھہرے۔ ——— اس دور میں جس کے دس ہزار روپے ہوتے تھے۔ وہ ایک امیر ترین شخص تصور کیا جاتا تھا۔ اور مرزا قادیانی غریب نہیں اپنے دور کا امیر ترین شخص تھا۔

موت پر حد سے زیادہ غم نہ کر

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا۔ ان کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔

دو فرشتے متقابل کی شکل میں آئے (ایک مدعی دوسرا مدعا علیہ بن کر) مدعی نے کہا میں نے اپنے کھیت میں بیج بویا تھا۔ اس نے اس کو روند کر خراب کر دیا۔ مدعا علیہ نے کہا کہ حضرت میں سیدھا راستہ پر چل رہا تھا لیکن راستہ اس کے کھیت کے بیچ میں ہو جاتا ہے (یعنی اس نے راستہ کے بیچ میں کھیت بویا) حضرت سلیمان نے مدعا علیہ سے فرمایا کہ خطا تیری ہے تو نے شاہراہ عام پر کھیت بویا تجھے یہ خبر نہیں تھی کہ یہاں سے سب لوگ گزریں گے۔ فرشتہ نے عرض کیا حضرت آپ بچہ کی موت پر اس قدر غمگین کیوں ہیں۔ کیا آپ کو یہ خبر نہیں کہ موت آخرت کا راستہ ہے۔ سلیمان نے اللہ سے توبہ کی اور پھر کسی کی موت پر غم نہ کیا۔

○ عید کے موقعہ پر مرزا طاہر کی جانب سے دو عظیم تحفے

○ سارا رمضان روتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے کوئی خوشخبری نہ دی ایک سہانے خواب پر ٹہلا دیا۔

○ بے گھر، بے سہارا اور مرزا طاہر کے لئے قربان ہونے والے قادیانیوں کی امداد کے نام پر قائم ہونیوالا کروڑوں روپے پر مشتمل "بلال فنڈ" بحق رائل فیملی ضبط

تحریر: محمد مسلم بھیروی المعروف م۔ب

لنڈوہ میں عید کے موقع پر مرزا طاہر احمد نے اپنے مایوس اور دل شکستہ اور کافی حد تک باغی مریدوں سے خطاب کیا۔ اس تقریر کا کیسٹ آج کل قادیانی عبادت گاہوں اور گھروں میں سنا سنایا جا رہا ہے۔ مرزا طاہر نے پچھلے سال بھی پیشگوئی کی تھی کہ ۱۰ مئی کو قادیانیوں کو عظیم خوشخبری ملے گی۔ مگر ہائے بدنصیبی کہ اس کے بعد ایک اور ۱۰ مئی گزر گئی۔ قادیانی بھی دن بدن دل شکستہ ہو کر اپنے خلیفہ سے مشکوک ہوتے جا رہے ہیں کہ یہ پیشگوئیاں کچھ بنیاد بھی رکھتی ہیں یا بس اپنے حلوے مانڈے کی خاطر مریدوں کو ہی اُلّو بنایا جا رہا ہے اور اس عید کی تقریر سے تو واضح ہے کہ مرزا طاہر خود قادیانیت کی بقا سے اس قدر ناامید اور بے دل ہو گیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی ذات سے بھی شکوہ پیدا ہو گیا ہے عید کی تقریر میں مریدوں سے مخاطب ہو کر بڑی دلگیر آواز میں کہا کہ "مجھے بہت امید بلکہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی تائید میں رمضان میں زبردست نشان دکھائے گا مگر ہائے افسوس سارا رمضان روتے روتے گذر گیا۔ کچھ بھی نہ ہوا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس عید پر جماعت کو عظیم خوشخبری سناؤں گا مگر مولیٰ کے قربان کہ اس نے آج رات آپ کے لئے (قادیانیوں کیلئے) وہ خوشخبری عطا کر دی ہے۔ اور رات خواب میں میں نے دیکھا کہ دادی اماں (مرزا غلام احمد کی بیوی) آئی ہیں اور گلے لگا کر شعر پڑھتی ہیں کہ شمع پروانے کے پاس خود آ گئی گرچہ پروانہ کو شمع کے پاس آنا چاہیے تھا۔ دادی کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ اس لئے تعبیر یہ ہے کہ اگرچہ پاکستان میں قادیانیت ختم ہو جائے لیکن باقی جہاں میں قادیانیت کو نصرت ملے گی۔ سو یہ سب قادیانیوں کے لئے خوشخبری ہے اور اس پر خوب خوشیاں اور جشن عید مناؤ:

قادیانیو! بصیرت سے کام لو

جب تمہارے لئے کوئی تائید اللہ کی جانب سے ظاہر نہ ہوئی اور تمہارے خلیفہ نے خود مانا کہ سارا رمضان روتے روتے گذر گیا اللہ میاں نے ذرا سا التفات بھی نہ فرمایا۔ تو آخری رات جب عید پر صبح مریدوں کا سامنا کرنے کے خیال سے نیند اڑ گئی۔ تو کیا ترکیب سوچی کہ محض ایک سہانا خواب سنا دیا۔ ایک سبز باغ دکھا کر تم لوگوں کو اُلّو بنا دیا۔ تم میں سے بہت سے ان حرکتوں کو سمجھ کر کچھ نہیں کر پاتے۔ اللہ ایسے لوگوں کو جرأت گفتار دے۔ مگر بہت سے تم میں اب بھی عقل سے پیدل ایسے ہیں۔ جو اسی سہانے خواب پرست ہو کر جھومنے لگیں گے اور اتنا بھی شعور نہیں رکھتے کہ جس خدا نے تمہارے خلیفہ اور پیر کی ساری رمضان کی عبادت اسکے منہ پر دے ماری اور تمہارے پیر نے خود اعتراف کیا کہ سارا رمضان اللہ کی بارگاہ میں روتے روتے بے کار گذر گیا اور ذرا بھی التفات نہ ہوئی تو تم جو محض اس کے مرید ہو تمہاری بارگاہ الٰہی میں کیا شنوائی ہو گی۔ ایک اور امر غور طلب ہے کہ اول تو یہ خواب محض مریدوں سے جان چھڑانے اور ان کی پژمردگی اور دل شکستگی دور کرنے کی ناکام کوشش کے طور پر گھڑا گیا ہے مگر تم میں سے اکثر اندھے اعتقاد والے اپنے پیر کو جھوٹا ماننے سے پس و پیش کریں گے۔ تو چلو بالفرض مان لیں کہ مرزا طاہر کو ایسا خواب واقعی آیا۔ تو خواب کی نفسیات یہ ہے کہ دماغ میں جس قدر کوئی خاص مسئلہ یا خیال دماغ میں گھومے اکثر خواب میں وہی متشکل ہو کر نظر آنے لگتی ہے مرزا طاہر کی اپنی خیالوں میں نیند اڑ گئی تھی۔ اور سماوہ بھی کفلا ایسا پریشان ہو کر اسے نانی یاد آ گئی۔ چنانچہ مرزا طاہر کو بھی خوشخبری کی بجائے عید کے دن مریدوں کو حسرتوں کا تحفہ پیش کرنے کا تصور پیش کرتے ہوئے نانی یاد آ گئی۔ چنانچہ خواب میں انہیں واقعی GRAND MOTHER نظر آ گئی۔ یہ ان کے خواب کی نفسیاتی توضیح ہے

سہانے خواب کے بعد دوسرا تحفہ جو انہوں نے عید پر اپنے مریدوں کو پیش کیا۔ وہ بلال فنڈ کی بحق رائل فیملی ضبطی ہے قادیانی اپنی تنظیم کے کرتا دھرتاؤں خلیفہ کے ملازم مشنریوں اور عہدیداروں کے ڈر سے کھل کر علی الاعلان تو کچھ کر نہیں پاتے مگر کافی عرصہ سے اندر ہی اندر بہت کھچڑی پک رہی تھی کہ بے سہارا بے گھر اور خلیفہ کے لئے قربانیاں دینے والوں کے لواحقین بال بچوں بوڑھے والدین بیواؤں وغیرہ کی کوئی امداد نہیں کی جاتی۔ چنانچہ مرزا طاہر نے

اس وبال کو ٹالنے کے لیے بلال فنڈ قائم کیا اس سے حاجتمند نادار محتاج قادیانیوں کی مدد کی جائے گی مکانات بنا کے دیئے جائیں گے۔ خلیفہ کے لیے قربانیاں دینے والوں کو عظیم معاوضہ دیا جائے گا۔ چند سال میں اس فنڈ میں کروڑوں روپے جمع ہوگئے تو اب رائل فیملی کی دال ٹپکنے لگی۔ مرزا مبارک اور دیگر عیاش اور خود غرض صاحبزادوں نے مرزا طاہر کے کان بھرنے شروع کیے۔ کہ اتنی بڑی رقم کو ڈکارنے کی سبیل نکالو مرزا فیملی مریدوں کو الو بنانے اور ان سے رقمیں بٹورنے میں قریباً سو سالہ تجربہ رکھتی ہے۔ مرزا طاہر تو سیاستدان بھی ہے۔ آخر اس نے ترکیب سوچ ہی لی اور اسلام اور قرآن کے نام پر بلال فنڈ ضبط کر لیا اور مریدوں کا مال کمال چالاکی سے ہضم کر لیا۔ مرزا طاہر نے عید پر دوسرے تحفہ کا ذکر یوں کیا "گو ہم نے بلال فنڈ قادیانیت اور خلیفہ کے لیے فدا ہونیوالوں کے لیے ان کے بوڑھے والدین بچوں اور بیواؤں کی امداد کیلئے قائم کیا نادار بے سہارا اور بے گھر مریدوں کے لیے گھر مہیا کرنے کے لیے قائم کیا تھا مگر ہماری جماعت کے حاجت مند اور محتاج ایسے خود دار ہیں کہ یہ رقم قرآن کی تخلیص مختلف زبانوں میں شائع کرنے پر خرچ کر دی جائے۔ اور اس کا ثواب ان حاجت مندوں کی روحوں کو مل جائے گا۔ جن کے لیے یہ فنڈ قائم کیا گیا تھا" اس موقعہ پر بعض مرید جرأت کرکے مرزا طاہر کی تقریر کے دوران ہی اس فیصلہ کے خلاف بول پڑے۔ تو مرزا طاہر نے انہیں بولنے سے منع کر دیا۔ اور کہا کہ "بعض قادیانی کہتے ہیں کہ بلال فنڈ جس مقصد کے لیے قائم کیا گیا تھا اس کے علاوہ کسی اور مقصد پر خرچ نہ کیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم جہاں چاہیں اسے خرچ کر سکتے ہیں۔ اس کے مقاصد کے علاوہ بھی خرچ کر سکتے ہیں"

اے آل مرزا کے جال میں پھڑپھڑاتے ہوئے قادیانیو! دیکھو خلیفہ پر جان قربان کرنے والوں کے لیے تمہارے نام نہاد امام اور رائل فیملی کے کیا جذبات ہیں پہلے تو بعض فدائی قادیانیوں کے خود دار لواحقین کو برسر عام ذلیل اور رسوا کن طریق سے امداد کی پیش کش کی، حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسے طریق سے دو کہ دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ لگے یعنی انتہائی پوشیدہ طور پر دو نہ کہ جتا کر اور اعلانیہ جس سے دوسرا سبکی محسوس کرے۔ اور جب انہوں نے اس ناپسندیدہ طریق پر احتجاج کیا تو بلال فنڈ ہی ضبط۔ شاید اپنی سادہ لوحی سے بعض نادان قادیانی یہ سمجھتے ہوں کہ چلو یہ رقم قرآن کی اشاعت میں خرچ ہو رہی ہے۔ ہمارے جان نثاروں کی روحوں کو ثواب ملے گا۔ تو ایں خیال است و محال است و جنوں۔ بلکہ چند تلخیصی کتابچے شائع کرکے قادیانیوں کے مراکز میں رکھ دیئے جائیں گے۔ اور اعلان کر دیا جائے گا اندھے عقیدت مندوں کو مطمئن کرنے کے لیے دنیا میں قرآن کی اشاعت ہو گئی اور جانثاروں کی روحوں کو ابدی ثواب پہنچ گیا

جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا!

آپ میں سے کوئی غیر ممالک میں چھان بین تو کرنے سے رہا۔ بس اس کے بعد مال یاروں کا خلیفہ صاحب اور رائل فیمیلی کے مزید ایئر کنڈیشنڈ بنگلے ملک، ملک میں بنیں گے اور ہائی ایئر سیر و سیاحت اور عیاشیاں علیحدہ مریدوں کے مقدر میں تو صبر کرنا چاہیئے۔ حرف شکایت زبان پر لائیں گے۔ تو خلیفہ کے عتاب کا شکار ہو جائیں گے۔ اور کٹر قادیانی خلیفہ کے عتاب سے بہت ڈرتا ہے۔ کاش کہ وہ اللہ کے عتاب سے ڈرے بصیرت سے کام لے اور سوچے کہ ان نام نہاد خلفا اور ان کے چچوں اور رائل فیمیلی کے اعمال حرکات اور کرتوتوں کو خلفائے راشدین صحابہ کرام اور اہل بیت عظام سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت مہلت دی اب تو تمہارا نام نہاد ہیرا پھیری سے بنا ہوا خود ساختہ "خلیفۃ اللہ" بھی اقرار کر گیا کہ سارا رمضان روتے روتے گزر گیا مگر اللہ پاک نے کوئی التفات نہ کی "اس خاندان (آل مرزا) کی طرف تو الٰہی التفات نہیں رہی مگر تمہارے لیے اب بھی موقعہ ہے کہ تائب ہو کر مولا کے در پر جھکو، رائل فیملی کی خود غرضانہ غلامی کے جال سے نکل کر امت محمدیہ میں شامل ہو کر براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ حاصل کر لو۔

بقیہ: جنگ اُحد

پلٹ پڑے مگر نقشۂ جنگ پلٹ چکا تھا اور قریش نیا حربہ کام میں آچکا تھا میدان سے الگ ہو چکے تھے صحابہؓ نے میدان کی طرف دوبارہ رخ کیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات کا مژدہ جانفزا سنا اس وجہ سے ان کے دل میں سکون پیدا ہو گیا مگر قریش یہ کہتے گئے کہ آئندہ سال ہم پھر معرکہ کے لیے تیار رہو۔

حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما نے اس خود کو جو کہ سر مبارک میں گھس گیا تھا نکالا اور زخموں کو دھویا مگر خون کسی طرح نہ تھمتا تھا۔ تب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بوریا جلا کر زخموں میں بھر دیا جس سے خون رک گیا۔

اس جنگ میں ستر صحابہ شہید ہوئے اور بہت سے زخمی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا اور اسلام کے مشہور بہادروں میں ہیں اسی جنگ میں شہید ہوئے اور سید الشہداء کا لقب پایا کفار نے انسانیت سے الگ ہو کر خونخوار درندوں کی طرح مردہ نعشوں کے ناک کان کاٹ ڈالے حتیٰ کہ ھندہ زوجہ ابو سفیان نے حضرت حمزہ کا جگر نکال کر چبا ڈالا۔ حضرت حمزہؓ کا قاتل وحشی غلام تھا جو بعد میں مسلمانوں میں داخل ہو گیا اور جرم عظیم کے باوجود مسلمانوں کا بھائی بن گیا قریش کے اس جنگ میں کل ۳۳ آدمی کام آئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غار میں گر جانے سے جو خبر وفات پھیل گئی تھی وہ شدہ شدہ مدینہ میں پہنچ گئی یہ روح فرسا خبر سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بعض دوسری عورتیں بھی سراسیمہ ہو کر میدان میں آپہنچیں۔ انصار میں سے ایک عورت مدینہ سے میدان جہاد میں آرہی ہے میدان سے بعض مسلمان واپس جاتے ہوئے ملے عورت نے دریافت کیا کہ کیا سانحہ گذرا۔ لوگوں نے تسکین دیتے ہوئے کہا کہ اے عورت تو صبر کر تیرا شوہر میدان جنگ میں شہید ہو گیا ہے اس نے انا للہ پڑھا اور پوچھا کہ اور حال سناؤ کسی نے کہا کہ افسوس تیرا بھائی کام آیا۔ اس پر عورت کہتی ہے خدا اسکو جنت عطا فرمائے۔ خدا را یہ بتلاؤ

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں سب نے کہا کہ خدا کا شکر ہے۔ صحیح وسالم ہیں عورت نے حمد کی اور کہنے لگی کہ اگر اللہ کا پیغمبر صحیح وسالم ہیں تو کل جہاں میری نظر میں ہیچ وسالم ہے مرنے والے مرتے ہیں مگر خدا کا پیغمبر رحمۃ اللعالمین جیسی نعمت ہمارے پاس موجود ہے تو سب کچھ ہے۔

ماخوذ از نور البصر

مصنف مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

بقیہ: صدائے ختم نبوت

کی نشوونما اور اسلامی ملکوں کی جاسوسی پر زیادہ خرچ ہو گا۔

بہر حال مالدیپ کے صدر کا قادیانیوں کے خلاف اقدام نہ صرف مستحسن ہے بلکہ اسلامی ملکوں کے لئے مشعل راہ بھی ہے کہ وہ بھی قادیانی مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور انہیں اپنے ملکوں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں۔

بقیہ: فضائل صدقات

سے سنا تھا کہ دنیا کا تھوڑا سا حصہ بھی شرک ہے اور حق تعالیٰ شانہٗ ایسے متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو زاویہ خمول میں رہتے ہوں کہ اگر کہیں چلے جاویں تو کوئی تلاش نہ کرے اور مجمع میں آویں تو کوئی ان کو پہچانے بھی نہیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوں اور ہر گرد آلود تاریک مقام سے خلاصی پانے والے ہوں (احیاء العلوم) غرض ریا کی مذمت بہت سی آیات اور احادیث میں وارد ہوئی ہے لیکن ان سب کے باوجود کبھی اعلان میں دینی مصلحت ہوتی ہے مثلاً دوسروں کو ترغیب کہ ضرورت کے موقعہ پر ایک آدھ شخص کے صدقہ سے دینی اہم ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں، ایسے وقت میں صدقہ کا اظہار دوسروں کی ترغیب کا سبب بن کر ضرورت کے پورا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اسی...

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن پاک کو آواز سے پڑھنے والا ایسا ہے جیسا اعلان کے ساتھ صدقہ کرنے والا، اور قرآن پاک کو آہستہ پڑھنے والا ایسا ہے جیسا کہ چپکے سے صدقہ کرنے والا۔ (مشکوٰۃ شریف) کہ قرآن پاک کا بھی مقتضائے وقت کے مناسب کبھی آواز سے پڑھنا افضل ہوتا ہے اور کبھی آہستہ پڑھنا۔ پہلی آیت شریفہ کے متعلق بہت سے علماء سے نقل کیا گیا ہے کہ اس آیت شریفہ میں صدقہ فرض یعنی زکوٰۃ اور صدقہ نفل، دونوں کا بیان ہے۔ اور صدقہ فرض کا اعلان سے ادا کرنا افضل ہے جیسا کہ اور فرائض کا یہی حکم ہے کہ ان کا اعلان کے ساتھ کرنا افضل ہے اس لئے کہ اس میں دوسروں کی ترغیب کے ساتھ اپنے اوپر سے اس الزام اور اتہام کا دفع کرنا مقصود ہے کہ یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے دوسری مصالح کے علاوہ نماز میں جماعت شروع ہوئی کہ اس میں اس کے ادا کرنے کا اعلان ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ علامہ طبریؒ وغیرہ نے اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ صدقہ فرض میں اعلان افضل ہے اور صدقہ نفل میں اخفاء افضل ہے۔ زین بن المنیرؒ لکھتے ہیں کہ یہ حالات کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر حاکم ظالم ہو اور زکوٰۃ مال مخفی ہو تو زکوٰۃ کا اخفاء اولیٰ ہوگا اور اگر کوئی شخص مقتدا ہے اس کے فعل کا لوگ اتباع کریں گے تو صدقہ نفل کا بھی اعلان اولیٰ ہوگا۔ (فتح الباری)

بقیہ: غلام قادیانی یا پاگل خانہ

چابیاں آزار بند کے ساتھ باندھتے جو بعض اوقات بوجھ سے لٹک آتا تھا

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ نمبر ۵۵)

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا (سمجھنے والے کے لئے اتنا اشارہ کافی ہے)

میں خدا کا بیٹا ہوں انت منی بمنزلۃ ولدی

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ الاستفتاء صفحہ ۸۲)

ایک دفعہ مجھے انگریزی میں الہام ہوا کہ آئی لو یو آئی ایم ود یو۔ آئی شیل ہیلپ یو...... اور اس وقت الہام کنندہ کا لہجہ اور تلفظ ایسا پر وحشت تھا جیسے کوئی انگریز سر پر کھڑا بول رہا ہے۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸/۴۸۱ جلد اول/ جلد دوم)

قارئین گرامی آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی اور جوانی کے بچپن اور جوانی کی نیرنگیوں سے بھرے واقعات سے ضرور لطف اٹھایا ہوگا قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ تمام واقعات مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے چیلوں کی کتابوں سے من وعن نقل کیے گئے ہیں جس شخص کی دماغی اور ذہنی حالت اس درجہ گئی گذری ہو کیا ایسا فاتر العقل اور ناقص الذہن شخص انسانوں میں رہنے کے قابل ہے چہ جائیکہ وہ کسی انسانی غول کا رہبر اور ہادی بن سکے۔ پس حیرت ہے قادیانیوں پر کہ جنہوں نے کذب مسیلم اور ماؤف الدماغ شخص کو اپنا رہبر اور امام بنایا ہوا ہے اور یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتے کہ.....

؎ سارے جہاں سے اچھا پاگل نبی ہمارا

بقیہ: قرآنی آیت پر مرزائی استدلال

ترجمہ:۔ مفسرین نے من یطع اللہ والرسول کی ایک تفسیر یہ بھی بیان فرمائی فانھم فی الجنۃ بحیث یتمکن کل واحد منھم من رویۃ الآخر ان الجہات اذا زال لشھید بعضھم بعضاً واذا ارادوا الزیادۃ والتلاقی قدروا علی الوصول الیھم لسھولۃ

(تفسیر معالم التنزیل)

ترجمہ:۔ اس آیت میں پہلا لفظ "مَن" عورت مرد دونوں کے لئے عام ہے جب عورتیں بھی نماز میں اھدنا الصراط المستقیم پڑھتی ہیں تو ان میں سے کوئی نبیہ کیوں نہ ہوئی کیونکہ وہ بھی تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی ہیں انہیں اس اعزاز سے محروم کیوں رکھا گیا ____؟

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بتاریخ ۱۱—۱۲ جولائی ۱۹۸۶ء کو پوری آب و تاب کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے جس کے مہمان خصوصی

پیر طریقت مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہوں گے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے علاوہ ملک کے

مشہور خطیب و مقرر

شرکت کریں گے

گلدستۂ ختم نبوت

نذیر احمد قربان

۱۔ جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے (القرآن سورہ کہف)

۲۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اپنی فرصت کو مشغول ہونے سے پہلے اپنی تونگری کو محتاجی سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(الحدیث)

۳۔ دانا وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کر لے اور مرنے کے بعد کے لئے عمل کرے اور وہ شخص عاجز و ذلیل ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی تمنا رکھے۔

(الحدیث)

۵۔ بزرگوں کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا کو محبوب رکھتا ہے سارے پیر و مرشد مل کر بھی اس کو ہدایت نہیں کر سکتے۔ اور جو شخص دنیا کو ترک کر دیتا ہے (اس سے نفرت کرتا ہے اس کو سارے مفسد مل کر بھی گمراہ نہیں کر سکتے۔

(مظاہر حق بحوالہ فضائل صدقات حصہ دوم)

۶۔ بیٹا علماء کی مجلس میں کثرت سے بیٹھا کرو اور حکماء کی بات غور سے سنا کرو۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ حکمت کے نور سے مردہ دل کو ایسا زندہ فرماتے ہیں جیسا کہ مردہ زمین زور دار بارش سے زندہ ہوتی ہے۔

(حضرت لقمان حکیمؒ)

۷۔ بیٹا نیک عمل اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ یقین کے بغیر نہیں ہو سکتا جس کا یقین سست ہو گا اس کا عمل بھی سست ہو گا۔ (حضرت لقمان حکیمؒ)

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی نمبر ۳ ، پاکستان ۔ فون —— ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹